اسلامی سال کے آٹھویں ماہ شعبان المعظم میں ادا کی جانے والی عبادات و معمولات

کے فضائل کا ایمان افروز تذکرہ

فیضانِ شعبان المعظم



تالیف ریاست علی مجددی

اویسی بک سٹال

0333-8173630, 0302-6683371

اسلامی سال کے آٹھویں ماہ شعبان المعظم میں ادا کی جانے والی عبادات و معمولات
کے فضائل کا ایمان افروز تذکرہ

فیضانِ شعبان المعظم

تالیف

ریاست علی مجددی

ناشر

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رائے مجتبے ایکس بلاک پیپلز کالونی گوجرانولہ

0333-8173630

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ○ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

بفیضانِ نظر

سراج العارفین امام السالکین... شہباز طریقت... آفتاب نقشبندیت ومجددیت

سعید الاولیاء... حامل فیوضات امام ربانی... شارح مکتوبات امام ربانی... قبلہ عالم

حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہ السرمدی

آستانہ عالیہ درگاہ حضرت ابوالبیان علیہ الرحمت والرضوان گوجرانوالہ شریف

نام کتاب ☆ فیضانِ شعبان المعظم

تالیف ☆ ریاست علی مجددی

خطیب جامع مسجد خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ
کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

کمپوزنگ ☆ ریاست علی مجددی

اشاعت ☆ اول/شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ ☆ اگست ۲۰۰۹ء

صفحات ☆ ۴۸

معاون ☆ والدین کی بے لوث خلوص بھری دعائیں

ہدیہ ☆ ۲۴ روپے

-: ناشر :-

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبےٰ ایکس بلاک پیپلز کالونی گوجرانولہ

0333-8173630

ماہِ شعبان المعظم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! شعبان المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔ یہ ماہ معظم بہت ہی رحمتوں اور برکتوں کا حامل ہے۔ اس ماہ مقدس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لیے بخشش ومغفرت کا وافر سامان فراہم کیا ہے اور اللہ رب العزت کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ مبارک کو اپنا مہینہ قرار دیتے ہوئے اس میں پائے جانے والے فیوض وبرکات سے آگاہ فرمایا اور اُن کے حصول کے طریقوں کی طرف رہنمائی فرمائی۔ چنانچہ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کو پیش نظر رکھتے ہوئے، اس ماہ کا چاند نظر آتے ہی دل میں خوف خدا اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے والے مسلمان رمضان المبارک کے انتظار میں بے چین ہو جاتے ہیں۔ سعید روحیں طہارت وپاکیزگی کی معراج تک پہنچنے کیلئے خدائے ذوالجلال کی بے پایاں رحمتوں کے حصول کیلئے اور معبودِ لم یزل کی بارگاہ میں سجدہ ریزیوں سے لطف اندوز ہونے کیلئے مضطرب ہو جاتی ہیں۔ شعبان المعظم کا مہینہ رمضان المبارک کا نقیب بن کر جلوہ فگن ہوتا ہے اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مہینے کی بہت سی برکتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ مختلف کتابوں، رسالوں، اخباروں میں بکھرے یہ موتی راقم الحروف نے اللہ تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی خاطر مسلمانانِ خواتین وحضرات کی بھلائی کیلئے اکٹھے کیے ہیں، یہ سب پیر ومرشد کی نظر کرم اور والدین کی دُعاؤں کا نتیجہ ہے، اس سے استفادہ کرنے والوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنی دعاؤں میں اس حقیر راقم الحروف کو ضرور یاد رکھیے گا۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ شروع سے لے کر آخر تک اس کاوش کے معاونین کو اپنی رحمت نصیب فرمائے۔ ریاست علی مجددی

آیا مہینہ' آیا مہینہ شبرات والا
کرتا پسند اس کو ہے کملی والا صلی اللہ علیہ وسلم
بنتا مقدر ہے اس میں جہاں کا ہوتا ہے فیصلہ ہر انساں کا
جیتے رہنا اُس کے محبوب کی مالا ... کرتا پسند اس کو ہے کملی والا صلی اللہ علیہ وسلم
بدل دے تو تقدیریں یا رب' دیکھ لیں گنبد خضریٰ ہم سب
کر دے مقدر سب کا دوبالا ... کرتا پسند اس کو ہے کملی والا صلی اللہ علیہ وسلم
چھپا لے گی عصیاں کو رحمت اُس دن' جائیں گے محشر میں ہم جس دن
یاد میں ہوگا جس نے وقت یہ ٹالا ... کرتا پسند اس کو ہے کملی والا صلی اللہ علیہ وسلم
راتیں تو اور بھی ہیں اس ماہ میں' افضل شب برأت اس ماہ میں
رُتبہ اس رات کا سب سے ہے بالا ... کرتا پسند اس کو ہے کملی والا صلی اللہ علیہ وسلم
راقم کا دل بھی روشن کر دے' عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اس کو بھر دے
ہو جائے یہ بھی جگ سے نرالا ... کرتا پسند اس کو ہے کملی والا صلی اللہ علیہ وسلم

شعبان کا چاند دیکھنے کی دعا

جب حضور نبی کریم ﷺ ماہِ شعبان کا چاند دیکھتے تو فرماتے:-

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الشَّھْرُ شَھْرِیْ فَاغْفِرْ لِاُمَّتِیْ فِیْ شَھْرِیْ مَالَا یُغْفَرُ فِیْ سَائِرِ الشُّھُوْرِ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْخِذْلَانِ اَسْئَلُکَ فِیْہِ الْمَغْفِرَۃَ وَالرَّحْمَۃَ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ وَّزَمَانٍ اِنَّکَ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ الرَّحِیْمُ الرَّحْمٰنُ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا رَمَضَانَ کَمَا رَزَقْتَنَا شَعْبَانَ ﴾حرز سلیمانی ۱۳﴿

نام شعبان کی وجہ تسمیہ

لفظ شعبان کی تحقیق: شعبان میں پانچ حروف ہیں۔ ش، شرف کا ہے (شعبان کا روزہ رکھنے والے کے لئے دُنیا آخرت میں شرف ہوگا)......ع، علو کا (دُنیا میں عزت ہوگی اور آخرت میں اُسکو علو ہوگا یعنی مرتبہ کی بلندی)......ب، بر (احسان اور بھلائی) کا (برکت ہوگی دنیا میں اور بہا یعنی خوبصورتی ہوگی آخرت میں)......الف۔ الفت کا (دُنیا میں امان ہوگا اور عقبیٰ میں الفت ہوگی)......اور ن، نور کا ہے (دُنیا میں نما یعنی بڑھنا ہوگا اور آخرت میں نور ہوگا)۔ اس مہینے میں یہ پانچوں حروف بارگاہِ الٰہی سے بندے کیلئے مخصوص ہوتے ہیں۔ اس ماہ میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ خطاؤں کو معاف کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر درود شریف کی کثرت کی جاتی ہے۔

﴾غنیۃ الطالبین: ۳۴۱﴿

﴾:﴿......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس ماہ کا نام شعبان اس لئے رکھا گیا کہ اس میں ماہِ رمضان کیلئے بے شمار نیکیاں تقسیم کی جاتی ہیں اور رمضان نام اس لئے رکھا گیا کہ یہ مہینہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ ﴾غنیۃ الطالبین ۳۴۰﴿

﴾:﴿......حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم جانتے ہو

ـ کہ شعبان کا نام شعبان کیوں ہوا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ ﷻ اور اللہ کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس سے بہت زیادہ نیکیاں نکلتی ہیں۔ اس واسطے اس کا نام شعبان رکھا۔ (حرز سلیمانی: ۱۲)

(:) ...... ماہ شعبان ایسا بزرگ مہینہ ہے کہ جو کوئی اس میں نیک عمل کرے اس کا اجر و ثواب بہت ہے رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کہ شعبان کو شعبان کیوں کہتے ہیں سب نے عرض کیا کہ اللہ ﷻ اور اللہ کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس میں جو نیکیاں ہوں اُن کی شاخیں بہت نکلتی ہیں ایک نیکی اُسکی ایک سو دس سے لے کر ہزار تک پہنچتی ہے چنانچہ اگر شعبان میں تو ایک درہم دے تو سات کا ثواب پائے گا اور یہ سات سو کا ثواب تو دوسرے مہینوں میں بھی پائے گا لیکن شعبان میں بھی سات سو یا آٹھ سو اس کے سوا دوسرا ثواب پائے گا اور اگر تو شعبان کے پیر کے دن دے تو اس سے بھی زیادہ پائے گا اور اگر جمعرات کے دن دے تو اس سے بھی زیادہ پائے گا کہ جسکا کچھ انتہا نہیں اور تمام مہینوں کو اللہ تعالیٰ ﷻ نے شعبان کے ساتھ زینت دی ہے اس کہ ایک طرف رجب ہے اور دوسری جانب میں رمضان ہے اور وہ کریم الطرفین ہے چنانچہ کسی بزرگ نے فرمایا ہے۔

مہ شعبان برفعت ہمچو طور است
زغرہ تا بشام سلخ نور است
بود خیر الامور اوساط عبان
میان ایں دو ماہ خیر الشہور است

(کہ شعبان کو وہ طور کی طرح بلند مرتبہ ہے پہلی تاریخ سے آخر تک نور کی چادر ہے
ان دو مہینوں کے درمیاں چونکہ شعبان واقع ہے اس لئے یہ خیر الشہور رہے)

(۔۔۔:۳۳۱/از عبد العزیز)

(:) ...... شعبان کا مہینہ کریم الطرفین ہے اس کے پہلے رجب اور اس کے بعد رمضان ہے۔
اس کی ایک نیکی سات سو تک پہنچتی ہے۔ (انیس الواعظین: ۲۷۷)

فضائل شعبان المعظم

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب مہینہ شعبان کا تھا، چونکہ یہ رمضان سے متصل ہے۔ ﴿غنیۃ الطالبین ۳۳۹﴾

انتخاب شعبان المعظم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ (تیرا رب جو چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے اور اس سے انتخاب کر لیتا ہے) پس اللہ تعالیٰ نے ہر نوع سے چار کو پسند فرمایا اور پھر ان چار سے ایک کا انتخاب فرما لیا۔ ملائکہ سے اللہ تعالیٰ نے چار کو پسند فرمایا۔ یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام پھر ان میں سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو منتخب فرما لیا۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے اللہ تعالیٰ نے چار کو پسند فرمایا (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پھر ان میں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چار کو پسند فرمایا۔ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پھر ان میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا۔ مساجد میں سے چار مسجدیں پسند فرمائیں۔ یعنی مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد مدینہ اور مسجد طور سینا پھر ان میں سے مسجد حرام کو منتخب فرمایا۔ دنوں میں چار دنوں کو پسند کیا۔ یعنی یوم الفطر، یوم الاضحیٰ، یوم عرفہ اور یوم عاشورہ۔ پھر ان چاروں میں سے یوم عرفہ کو منتخب کیا۔ چار راتیں پسند فرمائیں یعنی شب برأت، شب قدر، شب جمعہ اور شب عیدین، پھر ان میں سے شب قدر کو منتخب فرمایا۔ بستیوں میں سے چار بستیوں کو پسند فرمایا ہے، یعنی مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، بیت المقدس، اور مساجد العشائیر۔ پھر ان میں سے مکہ مکرمہ کو منتخب فرمایا۔ پہاڑوں میں سے چار پہاڑ پسند فرمائے۔ اُحد، طور سینا، لکام اور لبنان ان میں سے طور سینا کو منتخب فرما لیا۔ دریاؤں میں سے چار دریا پسند فرمائے جیحون، سیحون۔ نیل اور فرات ان میں سے فرات کو منتخب فرمایا۔ مہینوں میں سے چار مہینے پسند فرمائے۔ رجب، شعبان، رمضان اور محرم۔ ان میں سے شعبان کو منتخب فرما لیا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہینہ قرار دیا۔ پس جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام میں افضل ہیں۔ اسی طرح

تمام مہینوں میں ماہ شعبان افضل ہے۔ ﴿غنیۃ الطالبین: ۳۴۰﴾

﴿:﴾..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رجب کا شرف اور فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے۔ جیسے دوسرے کلاموں پر قرآن مجید کی فضیلت اور تمام مہینوں پر شعبان کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام انبیاء علیہم السلام پر میری فضیلت ہے اور دوسرے مہینوں پر رمضان کی فضیلت ایسی ہے۔ جیسے تمام کائنات پر اللہ کی فضیلت۔ ﴿غنیۃ الطالبین: ۳۴۱ ☆ نزہۃ المجالس: ۳۱۵﴾

گناہوں کو دور کرنے والا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''شعبان میرا مہینہ ہے۔ رجب اللہ کا اور رمضان میری امت کا، شعبان گناہوں کو دور کرنے والا ہے۔ اور رمضان بالکل پاک کر دینے والا۔ ﴿غنیۃ الطالبین: ۳۴۱ ☆ نزہۃ المجالس: ۳۱۴﴾

﴿:﴾..... تحفۃ المسلمین میں ہے کہ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے، تو حق تعالیٰ جل وعلا سے عرض کیا کہ الٰہی تو نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ثعبان (بڑا سانپ) عنایت کیا، مجھے کیا بخشا ہے۔ حضرت حق سے خطاب ہوا کہ تجھ کو شعبان دیا۔ چنانچہ ثعبان نے جادوگروں کے سحر کو مٹایا اور شعبان تیری امت کے گناہوں کو مٹادیگا اور شیطان کے مکر کو فنا کر دے گا۔ ﴿حرز سلیمانی: ۱۳﴾

﴿:﴾..... شعبان مثل ابر کے ہے اور رمضان مثل مینہ کے ہے۔ جب ابر نہیں ہوتا پانی نہیں برستا، پس جب تک انسان شعبان میں پاک نہ ہوگا، رمضان میں پاک نہیں ہو سکتا۔ ﴿انیس الواعظین: ۲۷۸﴾

﴿:﴾..... شعبان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہینہ ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص شعبان میں روزے رکھے گا، نزع، قبر اور قیامت کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ جو اس مہینے میں اہل علم کی مجلس میں جائے گا۔ خدا تعالیٰ اس سے قیامت میں بالمشافہ باتیں کرے گا۔ اس مہینے خیرات کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس مہینے میں خیرات کرنے سے بہت ثواب حاصل ہوتا ہے۔ ﴿حدائق الاخیار: ۲۷۹﴾

شعبان اور توبہ

حکایت:...... حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے تائب ہو جانے کا سبب پوچھا گیا تو

انہوں نے بیان کیا کہ میں شراب پیا کرتا تھا اور میری ایک چھوٹی سی لڑکی تھی۔ جو میرے سامنے سے شراب پھینک دیا کرتی تھی۔ جب وہ دو برس کی ہوئی تو اس کا انتقال ہو گیا۔ میرے دل کو اسکا بڑا رنج ہوا۔ جب شب برأت آئی تو میں نے دیکھا، گویا کہ قیامت قائم ہے اور ایک بڑا بھاری اژدھا منہ کھولے ہوئے میرے درپے ہے۔ میں اس سے بھاگا۔ پھر ایک بزرگ کو دیکھا جن سے خوشبو آ رہی تھی۔ میں نے ان سے کہا خدا آپ کو اپنی پناہ میں رکھے مجھے بچائیے۔ وہ رو دیئے اور کہنے لگے میں تو ضعیف ہو رہا ہوں لیکن ذرا جلدی کرو۔ شاید خدا کسی ایسے کو مقرر کر دے۔ جو تمہیں بچالے۔ میں بھاگتے بھاگتے دوزخ کے کنارے جا پہنچا۔ پھر مجھ سے کہا گیا۔ پیچھے لوٹ! میں لوٹ پڑا اور اژدھا میرے پیچھے پیچھے چلا آتا تھا۔ یہاں تک کہ پھر میرا اس ضعیف پر گذر ہوا، میں نے کہا مجھے بچالے۔ وہ بولا میں تو ضعیف ہو رہا ہوں۔ لیکن اس پہاڑ کی طرف دوڑ کیونکہ اس میں مسلمانوں کی امانتیں ہیں۔ اگر اس میں تمہاری کوئی امانت ہوگی تو ابھی تمہاری مدد کرے گی۔ پھر مجھے چاندی کا پہاڑ نظر آیا۔ جب میں اس کے قریب گیا تو کسی فرشتہ نے پکار کر کہا۔ دروازے کھول دو۔ شاید اس کی کوئی امانت تمہارے پاس ہو اور وہ اسے اس کے دشمن سے بچالے۔ پس دروازے کھل گئے۔ دیکھتا کیا ہوں کہ میری لڑکی موجود ہے۔ اس نے داہنے ہاتھ سے تو مجھے پکڑا اور بایاں ہاتھ اژدھے کی طرف بڑھایا۔ اس پر وہ الٹا بھاگ کھڑا ہوا۔ پھر مجھ سے کہنے لگی اے میرے باپ! کیا ابھی ایمان والوں کیلئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کیلئے پست ہو کر رہ جائیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تو قرآن کو پہچانتی ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ پھر میں نے اس سے کہا اچھا اس اژدھے کا حال بتا۔ اس نے جواب دیا کہ یہ تمہاری بداعمالی ہے اور وہ ضعیف تمہارے نیک عمل تھے۔ آپ فرماتے ہیں میری آنکھ جو کھلی تو میں سہا ہوا تھا۔ اسی دم میں نے توبہ کی اور خدا سے عہد کیا کہ اب ایسا نہ کروں گا۔

(نزہۃ المجالس: ۳۱۸)

حکایت:...... حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا بغداد کے فلاں محلّہ میں بہرام مجوسی کے پاس جا اور اس کو میرا سلام پہنچا اور کہہ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے اور تجھے اس نے بہشت اور اپنے دیدار کے لائق کیا ہے۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ جب میں بیدار ہوا تو اپنے دل میں خیال کیا کہ مجوسی اس لائق کہاں کہ رسول

اللہ ﷺ اس کے بارے میں مجھے ایسا کہیں۔ مگر تین رات متواتر یہ خواب دیکھا۔ جس سے مجھے اس خواب کے حق ہونے کا یقین ہوگیا۔ پس جب میں صبح کے وقت اٹھا تو بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ جب بہرام مجوسی سے ملا تو اس سے کہا کہ کیا تم نے شعبان میں کوئی اچھا کام کیا ہے۔ اس نے کہا، ہاں! شعبان میں ایک مسلمان عورت میرے گھر سے چراغ جلانے کیلئے آئی۔ جب وہ گئی تو میرے دل میں اس بات کا خیال پیدا ہوا کہ وہ میرے ہاں کسی بات کو تاڑنے کیلئے آئی ہے۔ میں اس کے پیچھے ہولیا۔ جب وہ گھر پہنچی تو اس کے بچے جو اس کے انتظار میں تھے۔ کہ ماں میرے گھر سے کوئی چیز لائے گی اور وہ کھائیں گے۔ کہنے لگے اماں جان! تو اس مجوسی کے گھر سے کچھ نہیں لائی، ہم کیا کھائیں گے۔ اس نے کہا میں اس مجوسی سے تمہارے لئے کھانا مانگنے لگی تھی مگر خدا سے مجھے شرم آئی کہ اس کے غیر (خاص کر اس کے دشمن) کے آگے دست سوال کیونکر دراز کروں۔ بہرام مجوسی کہتا ہے۔ میں یہ بات سن کر گھر آیا اور بہت سا گوشت اور حلوہ اور میدے کی روٹیاں اس کے پاس لے گیا۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ میں نے بہرام سے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارا وہ صدقہ قبول کرلیا ہے۔ یہ سن کر وہ رویا اور کہا۔ عبداللہ! مجھے جلدی کلمہ تلقین کر۔ میں نے اسے کلمہ پڑھایا اور وہ صدق دل سے مسلمان ہوا۔ پھر غسل کیا اور سجدہ کیا پھر فوت ہوگیا۔

(حدائق الاخیار: ۲۷۹)

معمولات شعبان المعظم

:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب جب شعبان کا چاند دیکھ لیتے تو کلام مجید کی تلاوت میں منہمک اور محو ہو جاتے۔ اور مسلمان اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ مسکین اور غریب مسلمانوں میں بھی روزے رکھنے کی سکت پیدا ہو جائے۔

(لطائف المعارف: ۲۲۹ ☆ غنیۃ الطالبین: ۳۳۱)

:...... حکام قیدیوں کو طلب کرتے جس پر حد قائم ہونا ہوتی، اس پر حد قائم کرتے باقی مجرموں کو آزاد کردیتے، سوداگر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنا قرض وصول کر لیتے اور جب رمضان کا چاند ان کو نظر آجاتا تو (دنیا کے تمام کاموں سے فارغ ہوکر) اعتکاف میں بیٹھ جاتے۔ (غنیۃ الطالبین: ۳۳۱)

:...... ہر دانشمند مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ شعبان کے مہینے میں غافل نہ رہے۔ بلکہ رمضان

کے استقبال کی تیاری شروع کر دے۔ گذشتہ اعمال سے توبہ کر کے گناہوں سے پاک ہو جائے، ماہ شعبان ہی میں اللہ کے سامنے زاری کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ پکڑے کہ اللہ اس کے دل کی خرابی کو دور فرما دے اور دل کی بیماری کا علاج ہو جائے۔ اس سلسلہ میں تاخیر اور لیت و لعل سے کام نہ لے۔ یہ نہ کہے کہ کل کر لوں گا۔ اس لئے کہ دن تو صرف تین ہیں۔ ایک کل جو گزر گیا۔ ایک آج جو عمل کا دن ہے۔ ایک آنے والا کل۔ جسکی بس امید ہی امید ہے۔ کہا نہیں جا سکتا کہ وہ اس کیلئے آئے گا یا نہیں۔ گزرا ہوا کل ایک نصیحت ہے، آج کا دن غنیمت ہے، آنے والا کل ایک خیالی چیز ہے۔ اسی طرح یہ تین مہینے ہیں۔ رجب تو گزر گیا، وہ لوٹ کر کبھی نہیں آئے گا۔ رمضان کا انتظار ہے۔ (آنے والا ہے) معلوم نہیں کہ اس مہینے تک زندہ رہے یا نہ رہے۔ بس شعبان ہی ان دونوں کے درمیان ہے اس لئے اس میں طاعت و بندگی کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔

﴿:﴾......رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی کہ پانچ باتوں کو پانچ باتوں کے واقع ہونے سے پہلے غنیمت جانو۔ (۱) بڑھاپے سے پہلے جوانی کو (۲) بیماری سے پہلے صحت کو (۳) مفلسی سے پہلے تونگری کو (۴) شغل سے پہلے فرصت کو (۵) مرنے سے پہلے زندگی کو۔

﴿غنیۃ الطالبین: ۳۴۲﴾

﴿:﴾......جو شعبان میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ پڑھتا ہے۔ خدا اس کیلئے ہزار برس کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور اس کے ہزار برس کے گناہ مٹا دیتا ہے اور وہ اپنی قبر سے اس حالت میں نکلے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور خدا کے نزدیک وہ صدیق لکھا جائے گا۔ ﴿نزہۃ المجالس: ۳۱۹﴾

﴿:﴾......حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جب ماہ شعبان آ جائے تو اپنے جسموں کو پاکیزہ رکھو اور اس ماہ میں اپنی نیتیں اچھی رکھو۔ انہیں حسین بناؤ۔ ﴿مکاشفۃ القلوب: ۶۳۹﴾



شعبان میں درود و سلام کی فضیلت

.......شعبان المعظم حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کا خاص مہینہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں،

اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود و سلام بھیجو۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ کے معنی رحمت کے ہیں۔ ملائکہ کی طرف سے صلوٰۃ کے معنی مدد بنصرت اور استغفار کے اور مومنوں کی طرف سے صلوٰۃ کے معنی ہیں دعا اور ثناء کے۔

.......مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ صلوٰۃ کے معنی اللہ عزوجل کی طرف توفیق و رحمت کے ہیں۔ فرشتوں کی جانب سے مدد و نصرت کے اور مسلمانوں کی طرف سے پیروی کرنے اور عزت و احترام کرنے کے ہیں۔

.......رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو ایک بار مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس لئے ہر دانشمند مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس مہینے میں غافل نہ رہے۔

.......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں جو شعبان میں ہر روز سات سو مرتبہ درود شریف آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتے مقرر فرماتا ہے تا کہ وہ درود آپ ﷺ تک پہنچائیں، جس سے نبی اکرم ﷺ کی روح مبارک خوشی و مسرت کا اظہار فرماتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ وہ قیامت تک اس شخص کیلئے استغفار کرتے رہیں۔ ﴿القول البدیع: ۳۶۵﴾

.......رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان میں جو کوئی تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر مجھ کو بخشے گا۔ بروز حشر اس کی شفاعت کرنی مجھ پر واجب ہو جائے گی۔

﴿فضیلت کی راتیں: ۳۵ ☆ اوقات الصلوٰۃ: ۳۵ ☆ تحفۂ آخرت: ۳۸﴾

.......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو ماہ شعبان میں سو بار رات میں اور سو بار دن میں مجھ

پر درود بھیجے گا اُسکو دوزخ سے کچھ کام نہ ہوگا مرتے ہی بہشت میں پہنچ جائے گا۔

:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو ماہ شعبان میں ہر رات اور دن کو تیس بار درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ سے آزاد کردے گا۔

:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو ماہ شعبان میں ہر نماز کے بعد پچیس بار مجھ پر درود شریف بھیجے، اُسکے اعمالنامہ میں اللہ تعالیٰ پچیس ہزار نیکیاں لکھتا ہے۔

:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو ماہ شعبان میں مجھ پر تین بار درود شریف پڑھے گا، اُس کو میری شفاعت واجب ہے۔ ---۳۳۳ راز عبدالعزیز

تلاوتِ قرآنِ پاک

:......سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ شعبان قاریوں کا مہینہ ہے۔ حبیب بن ابی ثابت رحمۃ اللہ علیہ شعبان کے آنے پر کہتے تھے، یہ قاریوں کا مہینہ ہے۔ عمر بن قیس ملائی شعبان کے آنے پر اپنی دکان کو تالا لگادیتے اور قرأت قرآن کیلئے فارغ ہوجاتے۔

:......حسن بن سہیل فرماتے ہیں۔ کہ شعبان اپنے رب سے کہتا ہے۔ اے پروردگار! آپ نے مجھ کو دو عظیم مہینوں کے درمیان رکھا ہے تو میرے لئے کیا چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تیرے اندر اپنے قرآن مجید کی تلاوت رکھی ہے۔ (لطائف المعارف: ۲۳۰)

عام لوگوں کے علاوہ خاص طور پر حافظِ قرآن صاحبان جنہوں نے نماز تراویح میں قرآن سنانا ہوتا ہے اُن کو چاہیئے کہ خوب تیاری کریں تاکہ پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے، لوگوں سے طرح طرح کی باتیں نہ سُننی پڑیں اور شرمندگی کا باعث نہ بنیں۔ ماہ شعبان میں خوب محنت کریں۔

شعبان کی پہلی رات کے نوافل

۲/نفل:......مقصود القاصدین میں ہے کہ جو کوئی شعبان کی پہلی رات کو دو رکعت پڑھے۔

ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۱۰۰ امرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور رکوع اور سجود میں تسبیح کے بعد یہ کہے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ

سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

اللہ تعالیٰ عذاب دوزخ سے بچائے گا اور بہشت میں جگہ دے گا۔ اس کے نامہ اعمال میں اللہ تعالیٰ دو سو برس کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے، اور سات سو مکان جنت میں اس کیلئے بناتا ہے۔ (انیس الواعظین: ۲۷۸)

:...... جو کوئی شعبان کی ہر رات میں شام کے بعد اور ہر دن میں ظہر کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور سلام کے بعد دس بار درود شریف پڑھے جب تیس راتیں گذر جائیں تو اُسکے اعمال نامہ میں سات لاکھ سال کی عبادت کا ثواب اللہ تعالیٰ لکھتا ہے۔ (...۳۳۳: راز عبدالعزیز)

۴/نفل:...... اشراق الدرجات میں مسطور ہے کہ جو کوئی شعبان کی پہلی رات کو چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص سترہ بار پڑھے تو خدا تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ستر ہزار سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے۔ (حرز سلیمانی: ۱۳)

:...... پہلی رات کو جو کوئی چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص سات مرتبہ پڑھے تو اس کے نامہ اعمال میں ستر ہزار برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔
(حرز سلیمانی: ۱۳)

۱۲/نفل:...... حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔ جو کوئی شعبان کی پہلی شب میں بارہ رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پانچ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو بارہ ہزار شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے اور بارہ ہزار برس کی عبادت کا ثواب اس کیلئے لکھتا ہے اور وہ گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور اسی دن تک اس کا کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا۔ (نزہۃ المجالس: ۲۱۴)

۱۲/نفل:...... چاند رات کو بارہ رکعتیں پڑھی جائیں۔ اس طرح کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی جائے۔ تو نامہ اعمال سے دس ہزار بدیاں دور کی جاتی ہیں اور دس ہزار نیکیاں درج کی جاتی ہیں اور اللہ پاک اس کے گناہ معاف فرما کر بہشت میں داخل کرے گا۔

(اوقات الصلوٰۃ: ۲۹ ☆ نماز کی سب سے بڑی کتاب: ۳۲۷ ☆ جواہر خمسہ: ۷۸)

۲۰/نفل:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو ماہ شعبان کے پہلے دن میں بیس رکعتیں نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکی سو حاجتیں پوری کرتا ہے اور بہشت میں سو حوریں عطا فرمائے گا۔ ﴿۔۔۔۲۳۲: رازِ عبد العزیز﴾

شعبان المعظم کے پہلے جمعہ کے نفل

۲/نفل:......شعبان کے پہلے جمعہ کو نماز مغرب اور عشاء کے درمیان دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی، دس بار سورۂ اخلاص، ایک بار سورۂ فلق، ایک بار سورۂ ناس پڑھنی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ نماز ایمان کی سلامتی کیلئے بہت افضل رہے گی۔

﴿تحفۂ آخرت: ۲۳ ☆ اوقات الصلوٰۃ: ۳۰﴾

۴/نفل:......ماہ شعبان کے پہلے جمعہ کی شب نماز عشاء کے بعد چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھنی ہے۔ اس نماز کی بہت فضیلت ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے عمرے کا ثواب عطا ہوگا۔

﴿فضیلت کی راتیں: ۳۰ ☆ اوقات الصلوٰۃ: ۳۰ ☆ تحفۂ آخرت: ۲۳﴾

شعبان کے روزے

﴿۱﴾......شیخ ابونصر رحمۃ اللہ علیہ نے بالاسناد ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ماہ شعبان میں اس طرح مسلسل روزے رکھتے تھے کہ ہم خیال کرنے لگتے کہ آپ کسی دن کا روزہ نہیں چھوڑیں گے اور جب آپ روزہ دار نہ ہوتے تو ہم خیال کرتے کہ آپ اب روزہ نہیں رکھیں گے

﴿۲﴾......آپ ﷺ کو شعبان کے روزے بہت زیادہ محبوب تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا سبب ہے کہ آپ ماہ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! عائشہ رضی اللہ عنہا یہ ایسا مہینہ ہے کہ سال کے باقی عرصہ میں مرنے والوں کے نام ملک الموت کو لکھ کر اس ماہ میں دے دیئے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا نام ایسی حالت میں نقل کر کے دیا جائے کہ میں روزہ

سے ہوں۔ (غنیۃ الطالبین: ۳۳۹ ☆ مکاشفۃ القلوب: ۶۳۰)

نوچندی جمعرات کا روزہ...... (جنت میں داخلہ)

...... علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب البرکۃ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دیکھا ہے کہ جو شعبان کی نوچندی جمعرات کو اور آخری جمعرات کو روزہ رکھتا ہے۔ تو خدا کے ذمہ ہو جاتا ہے۔ کہ اسے جنت میں داخل کرے اور آخری جمعرات عادت والے پر محمول ہے۔ (نزہۃ المجالس: ۳۱۴)

شعبان کا ایک روزہ

...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو شعبان میں ایک روزہ رکھتا ہے۔ خدا اس کے بدن کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے اور وہ جنت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا رفیق ہوگا اور خدا اس کو ایوب علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام کا سا ثواب عنایت فرمائے گا۔ (نزہۃ المجالس: ۳۱۵)

...... اور اگر اس نے پورا مہینہ تمام کر لیا تو خدا اس پر سکرات موت کو آسان کر دے گا اور قبر کی تاریکی اور منکر نکیر کی دہشت اس سے دور رکھے گا اور قیامت میں اس کی عیب پوشی فرمائے گا۔ (نزہۃ المجالس: ۳۱۵)

...... ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شعبان میں ایک دن روزہ رکھے اُس کے لئے جنتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اُس کے اُوپر دوزخوں کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ (۔۔۔: ۳۴۲، راز عبدالعزیز)

شعبان کے تین روزے...... (ستر سال کی عبادت کا ثواب)

...... ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس نے تین دن شعبان کے اول اور تین دن درمیان اور تین دن آخر میں روزے رکھے۔ اس کو اللہ تعالیٰ ستر نبیوں کا ثواب عطا فرمائیں گے۔ ستر سال کی عبادت کا ثواب دیں گے اور اگر وہ مر جائے گا تو شہید ہوگا۔ (تذکرۃ الواعظین: ۵۷۱)

...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ سب سے

افضل روزے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا شعبان کے روزے رمضان کی تعظیم کیلئے اور نیز ان سے مروی ہے کہ روزہ رمضان کیلئے تم اپنے بدنوں کو شعبان کے روزوں سے پاک کرلیا کرو کیونکہ جو کوئی بندہ شعبان کے تین روزے رکھ لیتا ہے پھر قبل افطار مجھ پر متعدد بار درود پڑھا کرتا ہے۔ تو خدا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کی روزی میں برکت دیتا ہے۔ (نزہۃ المجالس: ۳۱۴)

:...... سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جس نے شعبان میں تین روزے رکھے ایک منادی آواز دیتا ہے۔...... اے شخص، اے خدا کے دوست! تجھ پر سلام ہے میں تجھے خوش خبری دیتا ہوں کہ تیرا ٹھکانہ جنت ہے اور تیرے تمام گناہ بخش دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے درختوں کے ہر پتہ کے بدلے میں پچاس نیکیاں عطا فرمائی ہیں اور ہر دانہ کے عوض میں جو زمین میں اُگتا ہے۔ ایک دن کی عبادت کا ثواب دیا جاتا ہے اور ہر روزے کے بدلے میں ایک ہزار نیکیاں دی گئی ہیں۔ قیامت کے دن تجھے پیاس نہ معلوم ہوگی کیونکہ تو عرش الٰہی کے سایہ میں ہوگا۔ (تذکرۃ الواعظین: ۵۷۰)

۱۵ شعبان کا روزہ

:...... کتاب البرکۃ میں ہے کہ نصف شعبان کے روز جن، پرندے، درندے اور سمندر کی مچھلیاں روزہ رکھتی ہیں۔ (نزہۃ المجالس: ۳۱۵)

:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ جب نصف شعبان کی شب ہوا کرے تو شب بیداری کیا کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس رات کو غروب شمس سے ہی آسمان دنیا میں نزول فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے...... سن لو! کون استغفار کرتا ہے کہ میں اسے بخش دوں ...... کوئی ہے جو مجھ سے رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق عطا کروں۔...... سن لو! کون کس مصیبت میں مبتلا ہے کہ میں اسے عافیت عطا کروں۔...... سن لو! کون روزی مانگتا ہے کہ میں اسے روزی دوں۔ کون ایسا ہے، یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

(نزہۃ المجالس: ۳۱۵ ☆ لطائف المعارف: ۲۳۲)

:...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے روزہ رکھا اول شعبان سے عطا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ثواب ہزار شہیدوں کا اور اس کیلئے ہزار برس کی عبادتیں لکھی جائیں گی اور افطار کے وقت

اس کو افطار نبی کا ثواب ملے گا اور اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے اور ہزار حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کرے گا۔ (انیس الواعظین: ۲۷۸)

:...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ماہ شعبان کے آخری دوشنبہ کو روزہ رکھے گا تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ آخری دوشنبہ سے مراد ہے شعبان کا وہ دوشنبہ جو آخری دنوں میں واقع ہو نہ کہ مہینہ کا آخری دن اس لئے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے (شعبان میں) روزہ رکھنا منع ہے۔ (غنیۃ الطالبین: ۳۴۰)

:...... ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک عورت رجب کے مہینے میں بہت روزے رکھا کرتی تھی۔ آپ ﷺ کو اس کے متعلق بتلایا گیا کہ فلاں عورت اس مہینہ میں بہت روزے رکھتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس عورت کو نفلی روزے رکھنے ہیں تو شعبان کے مہینہ میں رکھا کرے۔ (فضیلت شعبان: ۱۴)



ولا بس کر جھگڑے جھیڑے چل رو ٹھڑیا یار منا لئے
پا کفنی کاسہ پھڑ ہتھ وچ دھونی یار دے در تے لا لئے
لاہ دل توداغ سیاہی دا ساہ چھڈ کے بے پرواہی دا
لڑ پھڑ کے اپنے ماہی دا کجھ خیر خزانوں پا لئے



شب برأت

شعبان دی پندرہ آ گئی اے کیا باتاں نے شعبان دیاں
اس راتیں بگڑیاں بن دیاں نے دنیا دے ہر انسان دیاں

اس رات دا رتبہ اعلیٰ اے فرماندا کملی والا اے
رحمت دیاں بدلیاں ورھریاں نے اس راتیں رب رحمان دیاں

ہر سال دے پچھوں خلقت تے اج روزی ونڈی جاندی اے
اج عمراں گھٹنیاں ودھنیاں نیں ہر بندے ہر حیوان دیاں

اج سجنوں لیکھ سنوار لوؤ جھٹ مسجد وچ گزار لوؤ
کتے من دے وچہ نہ رہ جاون کل ریجھاں اس جہان دیاں

اج ساری عمر دی محنت دا پھل ہر دی جھولی پیندا اے
ایہہ وچ حدیث دے آیا اے نہیں آیتاں غلط قرآن دیاں

کی خبر اے ناصر جنڈری دی ایہہ رات اخیری ہووے گی
ہن کرلے جو کجھ کرنا ای فیر کر تیاریاں جان دیاں

-:(کلام ناصر:۱۲۵):-

شب برأت کی وجہ تسمیہ

-:ماہ شعبان کی پندرھویں رات کو شب برأت کہا جاتا ہے۔ شب کے معنی ہیں رات اور برأت کے معنی بری ہونے اور قطع تعلق کرنے کے ہیں۔ چونکہ اس رات مسلمان توبہ کر کے گناہوں سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بے شمار مسلمان جہنم سے نجات پاتے ہیں۔ اس لئے اس رات کو شب برأت کہتے ہیں۔ اس رات کو لیلۃ المبارکہ یعنی برکتوں والی رات ...... لیلۃ الصک یعنی تقسیم امور والی رات ...... اور لیلۃ الرحمۃ یعنی نزول رحمت والی رات، بھی کہا جاتا ہے۔

۱)...... لیلۃ المبارکہ:- برکت والی رات ہے کہ اس میں قرآن پاک لوح محفوظ سے صحف ملائکہ میں منتقل ہوا۔

۲)...... لیلۃ الصک:-(پروانہ نجات و بخشش ملنے والی رات) دستاویز لکھنے کی رات کہ اس میں

تمام حکمت والے کام تقسیم کرنے کی دستاویز تیار کر لی جاتی ہے۔

۳)......لیلۃ البرأۃ:-(مغفرت والی رات) بری ہونے کی رات کہ اس میں لوگ نیکی سے کام کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کر کے نجات حاصل کرتے ہیں۔

۴)......لیلۃ الرحمۃ:-رحمت کی رات کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ کا نزول ہوتا ہے یعنی تمام رات آسمان دنیا پر رحمت باری تعالیٰ کے نزول کی وجہ سے نام ہی رحمت کی رات پڑ گیا۔

﴿:﴾......اس رات کو مبارک رات اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والوں کیلئے کثرت سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک ہر ایک ذرہ جمال الٰہی کی برکتوں سے نوازا جاتا ہے اور فرشتے کہتے ہیں کہ اس رات میں لوگ جہنم کی آگ سے بری کر دیئے جاتے ہیں اور لیلۃ الرحمۃ اس لئے کہ یہ رحمت والی رات ہے اور لیلۃ الصک اس لئے کہ اس رات میں مومنوں کیلئے برات لکھ دی جاتی ہے۔﴿شب برأت اور اس کے نوافل:۶﴾

﴿:﴾......اس رات کو شب برأت اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس رات میں دو بیزاریاں ہیں۔(۱) بد بخت لوگ اللہ تعالیٰ سے بیزار ہوتے ہیں اور دور ہو جاتے ہیں۔(۲) اور اولیاء اللہ ذلت اور گمراہی سے دور ہو جاتے ہیں۔﴿غنیۃ الطالبین:۳۴۷﴾

﴿:﴾......اس رات میں کام تقسیم کر دیئے جاتے ہیں۔یعنی آنے والے سال میں جو کام ہونے والے ہوتے ہیں۔ان کاموں پر شعبان کی پندرھویں رات میں فرشتوں کی ڈیوٹیاں لگ جاتی ہیں۔سال کیلئے رزق کا نظام میکائیل علیہ السلام کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور لڑائیوں (جنگ) کا نظام جبرائیل علیہ السلام کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔اور زلزلوں، کڑک اور زمین میں دھنسا دینے اور اعمال کا نظام پہلے آسمان کے منتظم عظیم فرشتے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور مصیبتوں کا نظام ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔﴿شب برأت:۔۔۔از عبدالرزاق بھترالوی﴾

اور حضرت ابن عادل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اعمال کا رجسٹر/نظام اسرافیل علیہ السلام کے سپرد ہوتا ہے۔﴿تفسیر فتوحات الٰہیہ بہ جمل شریف بحوالہ شب برأت:۔۔۔از قاضی غلام محمود ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ﴾

﴿:﴾......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام (مولا) عکرمہ رضی اللہ عنہ نے آیت " فیھا

یفرق کل امر حکیم" کی تفسیر میں فرمایا کہ نصف شعبان کی رات میں اللہ تعالیٰ آئندہ سال کے تمام امور کا انتظام فرما دیتا ہے۔ بعض زندوں کو مردوں کی فہرست میں لکھ دیتا ہے اور بیت اللہ کے حاجیوں کے نام بھی لکھ دیتا ہے۔ (حج کرنے والوں کے نام) پھر اس لکھی ہوئی تعداد میں کمی وبیشی نہیں ہوتی۔

﴿غنیۃ الطالبین: ۳۴۶﴾

﴿:﴾..... شب براءت کو خدا تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو جنت میں بھیجتا ہے۔ وہ اسے حکم دیتے ہیں کہ آراستہ ہو اور کہتے ہیں کہ آج کی رات خدا تعالیٰ نے آسمان کے ستاروں اور دنیا کے شب و روز کے برابر لوگوں کو آزاد کیا ہے۔ ﴿نزہۃ المجالس: ۳۱۸﴾

﴿:﴾..... حکیم بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتا ہے۔ جو اس سے پاکی کا طلبگار ہوتا ہے۔ اس کو پاک فرما دیتا ہے اور آئندہ (اسی رات تک) پاک رکھتا ہے۔

﴿:﴾..... عطا بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نصف ماہ شعبان کی رات میں تمام سال کے امور پیش ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگ سفر کو جاتے ہیں اور ان کا نام زندوں سے نکال کر مردوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ کوئی نکاح کرتا ہے حالانکہ وہ بھی زندوں کی فہرست سے نکال کر مردوں کی فہرست میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ ﴿غنیۃ الطالبین: ۳۴۶﴾

﴿:﴾..... ابو نصر رحمۃ اللہ علیہ نے بالاسناد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر و برکت کے دروازے صبح تک کھلے رکھتا ہے یعنی (۱) شب عید الاضحیٰ (۲) شب عید الفطر (۳) شب نصف ماہ شعبان اس رات مخلوق کی عمر، ان کی روزی اور حاجیوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ (۴) شب یوم عرفہ۔ حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھ سے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بن ابی نخع نے فرمایا کہ وہ پانچ راتیں ہیں یعنی پانچویں رات "شب جمعہ" ہے۔

﴿غنیۃ الطالبین: ۳۴۶﴾

﴿:﴾..... سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شعبان المعظم کی پندرھویں شب آئے تو اس رات میں عبادت کرو۔ غروب آفتاب کے وقت

سے اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول رحمت فرماتا ہے۔ رحمت الٰہی ندا دیتی ہے۔کون ہے طالب مغفرت کہ اس کو بخشا جائے ...کوئی روزی کا خواستگار ہے کہ اس کو رزق دیا جائے .....کون مصائب وآفات سے رستگاری کا آرزومند ہے کہ اس کی مشکلیں آسان کی جائیں۔رحمتوں کی یہ منادی، برکتوں کی یہ نچھاور طلوع سحر تک جاری رہتی ہے۔ یہ رات تقسیم رزق کی رات ہے۔موت وحیات کے کاغذات دربار ایزدی میں پیش ہوتے ہیں۔اس لئے ضروری ہے کہ اس رات کو توبہ واستغفار میں گزارا جائے اور پندرہویں شعبان کا روزہ رکھا جائے کہ اس کا اجر عظیم ہے۔ ﴿ ۱۲ ماہ کے فضائل: ۲۳ ﴾

شب بیداری

﴿:﴾......حدیث میں ہے کہ اس رات کی بزرگی کرو اس رات کو عبادت کرنے والا دوزخ سے نجات پائے گا۔اس رات کو زندہ رکھنے والا موت کے بعد بھی زندہ رہے گا۔یعنی قیامت تک اس کے نامہ اعمال میں ثواب لکھا جائے گا۔ ﴿ انیس الواعظین: ۲۸۱ ﴾

﴿:﴾......حضرت امام طاوس یمانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے پندرہ شعبان کی رات اور اس میں عمل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ایک حصہ میں اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں۔اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے کہ اس نے حکم فرمایا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝

یعنی اے مومنو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام پڑھو جیسا کہ اس کا پڑھنے کا حق ہے۔اور دوسرے حصہ میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے کہ اس نے حکم فرمایا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ۝

یعنی اللہ تعالیٰ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ان کو عذاب دے حالانکہ وہ استغفار کرتے ہیں۔

اور تیسرے حصہ میں نماز پڑھتا ہوں۔اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے۔

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ۝ (یعنی سجدہ کر اور قرب حاصل کر)

میں نے عرض کیا جو شخص یہ عمل کرے اس کیلئے کیا ثواب ہوگا۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جس نے پندرہ شعبان کی رات کو زندہ کیا۔اس کو مقربین یعنی ان لوگوں میں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (القول البدیع: ۳۶۵)

﴿:﴾......روایت ہے کہ جس نے شعبان کی راتوں کو زندہ رکھا اس کا دل کبھی نہ مرے گا۔ (راتوں کو زندہ رکھنے کا یہ مطلب ہے کہ شب بیداری اور قیام وذکر خدا میں رات گزارے۔)

(تذکرۃ الواعظین: ۱۷۵)

﴿:﴾......مسجدوں میں اجتماع کرتے ہوئے شب برأت کا جاگنا مستحب ہے۔ چنانچہ اہل شام کے تابعین خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ اور نعمان بن عامر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اس رات میں اچھا لباس زیب تن فرماتے۔خوش رفتاری سے چلتے، سرمہ لگاتے اور اس رات مسجد میں قیام فرماتے۔ان کی موافقت کرنے والوں میں اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔وہ فرماتے ہیں کہ مسجد میں جماعت سے اس رات قیام کرنا بدعت نہیں، بلکہ جائز اور مستحب ہے۔ (لطائف المعارف: ۲۳۳☆ماثبت بالسنۃ: ۲۰۰)

﴿نوٹ﴾......راقم الحروف کے شیخ مکرم...پیر طریقت...رہبر شریعت...امام السالکین...سراج العارفین...سعید الاولیاء...شہباز طریقت...واقف اسرار حقیقت...قبلہ عالم...شارح مکتوبات امام ربانی.. حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہ السرمدی۔ ہر سال شعبان کی پندرھویں رات (شب برأت) کو گوجرانوالہ کی عظیم مرکزی جامع مسجد نقشبندیہ میں شب بیداری کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔تلاوت قرآن پاک، نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، اصلاحی بیانات اور رات کے آخری حصہ میں قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ خصوصی رقت انگیز دعا فرمایا کرتے تھے۔دعا کے بعد یوں محسوس ہوتا کہ پچھلے گناہ معاف ہوگئے ہیں۔ صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام ہوتا اور نفلی روزے کا بھی اہتمام کیا جاتا اور اب جانشین ابوالبیان، بحر علم وعرفان، قبلہ صاحبزادہ والا شان پیر محمد رفیق احمد مجددی سجادہ نشین درگاہ حضرت ابوالبیان علیہ الرحمۃ الرضوان بھی اسی طرح خصوصی طور پر شب بیداری کا اہتمام فرماتے ہیں۔

دعائے شب برأت (نصف شعبان)

حدیث شریف میں ہے جو کوئی شب برأت میں درج ذیل دعا پڑھے مرگ مفاجات سے محفوظ رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ یَاذَاالْمَنِّ وَالْاِحْسَانِ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْہِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط یَا ذَالطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ظَھْرَ اللَّاجِیْنَ ○ وَ جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ ○ وَیَا رَجَاءَ الرَّاجِیْنَ ط وَیَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ ط وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ ط وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط ○ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ عَنِّیْ ○ اَللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِیْ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ○ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ ○ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ ۔ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ ○ اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ ط فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ ○ اَلَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَّیُبْرَمُ ○ اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبَلْوَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ○ وَمَا اَنْتَ بِہٖ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ○ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ط

ترجمہ ...... اے میرے اللہ تو ہی سب پر احسان کرنے والا ہے اور تجھ پر کوئی احسان نہیں کر سکتا۔ اے بزرگی اور مہربانی رکھنے والے اور اے بخشش کا انعام کرنے والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی گرتوں کا تھامنے والا، بے پناہوں کا پناہ دینے والا اور پریشان حالوں کا سہارا ہے۔ اے اللہ اگر تو نے مجھے ام الکتاب میں اپنے نزدیک شقی فقیر لکھ دیا ہے تو مجھ سے شقاوت کا نام اُٹھا دے اور مجھے اپنے پاس

دولتمند لکھ دے اور اگر تو نے مجھے اُم الکتاب میں اپنے نزدیک محروم رزق کا تنگ دست لکھ رکھا تو مجھ سے میری محرومی اور میرے رزق کی تنگی دور کر اور مجھے اپنے نزدیک نیک بخت دولتمند بھلائی کی توفیق دیا گیا لکھ، اپنے فضل سے میری خواری، بدبختی، راندگی اور روزی کی کمی کو مٹا دے۔ اور اپنے پاس ام الکتاب میں مجھے خوش نصیب، وسیع الرزق اور نیک کر دے۔ بے شک تیرا یہ کہنا تیری کتاب میں جو تیرے نبی مرسل ﷺ کے ذریعے ہمیں پہنچی ہے، سچ ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے بنا دیتا ہے اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے۔ اے خدا تجلی اعظم کا صدقہ! اس نصف شعبان مکرم کی رات میں جس میں تمام چیزوں کی تقسیم ونفاذ ہوتا ہے، میری بلاؤں کو دور کر خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں اور جن سے تو واقف ہے۔ بے شک تو ہی سب سے برتر اور بڑھ کر احسان کرنے والا ہے اللہ کی رحمت وسلامتی ہو ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی آل واولاد اور صحابہ پر۔ آمین۔

شیخ امام عارف باللہ ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بہتر ہے اس رات کو یہ دعا پڑھے

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ"

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

(حرز سلیمانی: ۱۴)

معمولاتِ مصطفےٰ ﷺ بر شب براءت

{:}..... شیخ ابو نصر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے بالاسناد بیان کیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نصف شعبان کی رات میں رسول اللہ ﷺ میرے حجرے میں تشریف فرما تھے، میری چادر کے اندر سے خاموشی کے ساتھ باہر نکل گئے۔ اس طرح حضور ﷺ کے نکل جانے سے مجھے یہ گمان ہوا کہ حضور والا کسی اور بی بی کے پاس تشریف لے گئے ہیں، میں نے اٹھ کر آپ کو حجرے میں تلاش کیا تو میرے ہاتھ حضور ﷺ کے پاؤں سے چھو گئے، آپ اس وقت سجدے میں تھے، اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ میں نے دعا کے الفاظ یاد کر لئے تھے۔ آپ سجدے میں فرما رہے تھے۔

سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَجَنَانِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ لَکَ بِالنِّعَمِ وَاعْتَرِفُ لَکَ

بِالذَّنْبِ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْلِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ نَقِمَتِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

یا اللہ! میرا جسم اور میرا دل تجھے سجدہ کرتا ہے۔ میرا دل تجھ پر ایمان لایا اور میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے۔ میں تیرے عذاب سے بچنے کیلئے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ تیرے غضب سے بچنے کیلئے تیری رضا کا طالب ہوں۔ تیرے عذاب سے امن میں رہنے کیلئے تجھ ہی سے درخواست کرتا ہوں۔ تیری حمد وثناء کوئی بیان نہیں کرسکتا۔ تو نے آپ اپنی ثناء کی ہے۔ تو ہی آپ اپنی ثناء کرسکتا ہے اور کوئی نہیں کرسکتا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ صبح تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت میں مصروف رہے ۔کبھی آپ کھڑے ہو جاتے اور کبھی بیٹھ کر عبادت فرماتے یہاں تک کہ آپ کے پائے مبارک متورم ہو گئے۔ میں آپ کے پاؤں کو دباتے ہوئے کہنے لگی میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف نہیں کر دیئے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ ایسا (کرم) نہیں کیا اور آپ پر لطف وکرم نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ یہ رات کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا آپ فرمائیں یہ رات کیسی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رات سال بھر میں پیدا ہونے والے ہر بچے کا نام لکھا جاتا ہے اور اسی کے ساتھ ہر مرنے والے کا نام بھی لکھا جاتا ہے۔ اسی رات مخلوق کا رزق تقسیم ہوتا ہے۔ اسی رات ان کے اعمال وافعال اٹھائے جاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی شخص ایسا نہیں ہے، جو اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو؟ آپ نے فرمایا کوئی شخص بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ میں نے عرض کیا۔ "کیا آپ بھی؟" آپ نے فرمایا میں بھی مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا ہے۔ (ماثبت بالسنۃ: ۱۹۸ ☆ غنیۃ الطالبین: ۳۳۵ ☆ مکاشفۃ القلوب: ۶۹۱ ☆ انیس الواعظین: ۲۸۱)

﴿:﴾ ...... شیخ ابو نصر رحمۃ اللہ علیہ نے بالاسناد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کونسی رات ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ہی بخوبی واقف ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نصف شعبان کی رات ہے۔ اس رات میں دنیا سے بندوں کے اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں۔ (ان کی پیشی بارگاہ رب العزت میں ہوتی ہے۔) اللہ تعالیٰ اس رات بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے تو کیا تم آج کی رات مجھے عبادت کی آزادی دیتی ہو؟ میں نے عرض کیا۔ ضرور پھر آپ نے نماز پڑھی اور قیام میں تخفیف کی، سورۃ فاتحہ اور ایک چھوٹی سورت پڑھی، پھر آدھی رات تک آپ سجدے میں رہے۔ پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پڑھی اور پہلی رکعت کی طرح اس میں قرأت فرمائی (چھوٹی سورۃ پڑھی) اور پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ یہ سجدہ فجر تک رہا، میں دیکھتی رہی مجھے یہ اندیشہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی روح (مبارک) قبض فرمالی ہے۔ پھر جب میرا انتظار طویل ہوا (بہت دیر ہو گئی) تو میں آپ کے قریب پہنچی اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تلووں کو چھوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرکت فرمائی۔ میں نے خود سنا کہ حضور سجدے کی حالت میں یہ الفاظ ادا فرما رہے تھے۔

"اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ نِعْمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَاءُ كَ لَا اُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

الٰہی میں تیرے سے تیری عفو اور بخشش کی پناہ میں آتا ہوں۔ تیرے قہر سے تیری پناہ میں آتا ہوں تجھ سے ہی پناہ چاہتا ہوں۔ تیری ذات بزرگ ہے، میں تیری شایانِ شان ثنا بیان نہیں کر سکتا تو ہی آپ اپنی ثنا کر سکتا ہے اور کوئی نہیں۔

صبح کو میں نے عرض کیا کہ آپ سجدے میں ایسے کلمات ادا فرما رہے تھے کہ ویسے کلمات میں نے آپ کو کہتے کبھی نہیں سنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم نے یاد کر لئے ہیں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا خود بھی یاد کر لو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے سجدے میں ان کلمات کو ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔ (غنیۃ الطالبین: ۳۴۶ ☆ ما ثبت بالسنۃ: ۲۰۲)

:- ابو نصر رحمۃ اللہ علیہ بالا سناد مروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہیں پایا۔ میں (آپ کی تلاش میں) گھر سے نکلی، میں نے

دیکھا آپ بقیع (کے قبرستان) میں موجود ہیں اور آپ کا سر آسمان کی جانب اٹھا ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کیا تمہیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری حق تلفی کریں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا گمان تو یہی تھا کہ آپ کسی بی بی کے یہاں تشریف لے گئے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں آسمان دنیا پر جلوہ فرما ہوتا ہے۔ اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے شمار سے زیادہ لوگوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔

﴿ترمذی شریف ☆ ابن ماجہ شریف ☆ غنیۃ الطالبین: ۳۴۹ ☆ لطائف المعارف: ۲۳۲ ☆ ما ثبت بالسنۃ: ۱۹۳﴾

﴿:﴾...... اس بات پر تاریخ شاہد کہ عرب میں اس قبیلہ کے پاس تقریباً بیس ہزار بکریاں تھیں۔ اب اندازہ کریں کہ بیس ہزار بکریوں کے کتنے بال ہوں گے جن کا شمار انسان کے بس کی بات نہیں۔ اسی طرح اس رات میں کتنے لوگ دوزخ سے بری کیے جاتے ہیں وہ بھی انسانی حساب سے باہر ہیں۔

معمولاتِ شبِ برأت

﴿:﴾ **آنکھوں میں سرمہ ڈالنا:**...... کتاب کنز العباد میں لکھا ہے کہ جو کوئی شبِ برأت کو داہنی آنکھ میں تین سلائی اور بائیں آنکھ میں دو سلائی سرمے کی لگائے تمام سال آنکھ درد نہ کرے اور عبادت پر سستی نہ کرے اور نظر تیز ہو جائے۔ ﴿حرز سلیمانی: ۱۴﴾

﴿:﴾ **شبِ برأت کے انعامات:**...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس نصف شعبان کی شب جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا یا رسول اللہ ﷺ! آسمان کی طرف اپنا سر مبارک اٹھائیے، میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کون سی رات ہے۔ انہوں نے کہا یہ وہ رات ہے، جس رات اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور ہر اس شخص کو بخش دیتا ہے۔ جس نے اس کے ساتھ کسی کو اپنا شریک نہیں ٹھہرایا بشرطیکہ وہ جادوگر نہ ہو... کاہن نہ ہو... سود خور نہ ہو... زانی نہ ہو... عادی شرابی نہ ہو، ان لوگوں کی اللہ تعالیٰ اس وقت تک بخشش نہیں فرماتا جب تک وہ توبہ نہ کرلیں۔ پھر جب رات کا چوتھائی حصہ گزر گیا تو جبرئیل علیہ السلام پھر آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک اٹھائیے! آپ نے ایسا ہی کیا، آپ نے دیکھا کہ جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور پہلے

دروازے پر ایک فرشتہ پکار رہا ہے، خوشی ہو اس شخص کیلئے جس نے رات کو رکوع کیا...... دوسرے دروازے پر ایک اور فرشتہ ندا دے رہا ہے، خوشی ہو اس کیلئے جس نے اس رات میں سجدہ کیا...... تیسرے دروازہ پر ایک اور فرشتہ ندا دے رہا تھا، خوشی ہو اس کیلئے جس نے اس رات دعا کی...... چوتھے دروازے پر ایک اور فرشتہ ندا دے رہا تھا، خوشی ہو اس رات میں ان لوگوں کو جو ذکر کرنے والے ہیں...... پانچویں دروازے پر فرشتہ پکار رہا تھا، خوشی ہو اس کیلئے جو اللہ کے خوف سے اس رات میں رویا...... چھٹے دروازے پر فرشتہ پکار رہا تھا، اس رات میں تمام مسلمانوں کیلئے خوشی ہو...... ساتویں دروازے پر فرشتہ ندا دے رہا تھا، کیا ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کی آرزو اور طلب پوری کی جائے...... آٹھویں دروازے پر فرشتہ پکار رہا تھا، کیا کوئی معافی کا طلبگار ہے کہ اس کے گناہ معاف کیے جائیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: جبرئیل علیہ السلام یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اول شب سے طلوع فجر تک۔ اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے محمد ﷺ اس رات میں دوزخ سے رہائی پانے والوں کی تعداد بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر ہوگی۔

(غنیۃ الطالبین: ۳۴۷ ☆ نزہۃ المجالس: ۳۱۵ ☆ تذکرۃ الواعظین: ۵۷۵ ☆ حدائق الاخیار: ۲۸۱)

مومنوں کی بخشش: ...... روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر نظر فرماتا ہے، مومنوں کو بخش دیتا ہے اور کافروں کو اور ڈھیل دے دیتا ہے۔ اور کینہ رکھنے والوں کو اس وقت تک چھوڑے رکھتا ہے۔ جب تک وہ کینہ پروری سے باز نہ آجائیں۔ (غنیۃ الطالبین: ۳۴۷)

فرشتوں کی عید: ...... روایت ہے کہ فرشتوں کیلئے آسمان میں دو راتیں عید کی ہیں۔ جس طرح زمین پر مسلمانوں کیلئے دو دن عید کے ہیں۔ فرشتوں کی عیدوں کی راتیں ہیں، شب برأت اور شب قدر۔ مسلمانوں کی عیدوں کے دن ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ فرشتوں کی عیدیں رات میں اس لئے رکھی گئی ہیں کہ وہ سوتے نہیں ہیں۔ مسلمانوں کی عیدیں دن میں اس لئے رکھی گئی ہیں کہ وہ سوتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین: ۳۴۷ ☆ مکاشفۃ القلوب: ۶۴۰)

شب برأت کو ظاہر فرمانے کی حکمت: ...... بعض علماء نے کہا ہے کہ اس میں حکمت الٰہی یہ ہے کہ شب برأت کو تو ظاہر فرمادیا اور شب قدر کو پوشیدہ رکھا۔ شب قدر رحمت و بخشش اور جہنم سے آزادی کی رات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ اس لئے رکھا کہ لوگ اسی پر تکیہ نہ کرلیں اور اعمال صالح سے غافل نہ ہوجائیں۔ شب برأت کو اس لئے ظاہر کردیا کہ یہ رات حکم و فیصلہ کی رات ہے... خوشی و الم کی رات ہے... رد و قبول کی رات ہے... رسائی اور نارسائی کی رات ہے... خوش نصیبی اور بدبختی کی رات ہے... حصول شرف اور عذاب کی رات ہے۔ کسی کو اس میں سعادت نصیب ہوتی ہے اور کسی کو شقاوت ...... کسی کو جزا دی جاتی ہے ...... کسی کو رسوا کیا جاتا ہے ...... کسی کو سرفراز کیا جاتا ہے اور کسی کو سرنگوں کیا جاتا ہے۔ کسی کو اجر دیا جاتا ہے اور کسی کو جدا کیا جاتا ہے ...... بہت سے کفن دھوئے ہوئے تیار رکھے ہوتے ہیں، لیکن کفن پہننے والے بازاروں میں گھومتے پھرتے ہیں۔ (اپنی لاعلمی اور غفلت کی بدولت) بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جن کی قبریں کھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں اور قبروں والے خوشی میں مگن غفلت میں پڑے ہوتے ہیں۔ بہت سے چہرے ہنستے ہوئے ہوتے ہیں، حالانکہ ان کی ہلاکت کا وقت بہت قریب ہوتا ہے ...... بہت سے مکانوں کی تعمیر قریب تکمیل ہوتی ہے، لیکن صاحب مکان کی موت قریب لگی ہوئی ہے ...... بہت سے بندے ثواب کے امیدوار ہوتے ہیں، لیکن ناکامی اٹھانا پڑتی ہے ...... بہت سے لوگ جنت کا یقین رکھے ہوئے ہوتے ہیں، لیکن دوزخ کا سامنا کرنا پڑتا ہے ...... بہت سے بندوں کو وصل کا یقین ہوتا ہے، لیکن فراق کا منہ دیکھنا پڑتا ہے ...... بہت سے لوگ عطا کے امیدوار ہوتے ہیں اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے ...... بہت سے لوگ حکومت کی آس لگائے ہوتے ہیں اور انہیں ہلاکت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین: ۳۲۸)

قبولیت دعا کی گھڑی ...... مولا علی پاک علیہ السلام کا عمل

نوف بکالی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نصف شعبان کی (یعنی پندرھویں رات) میں باہر نکلے۔ ان کا یہ نکلنا بہت طویل رہا۔ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے فرمارہے تھے کہ حضرت داؤد علیہ السلام بھی ایک رات اسی وقت میں باہر نکلے تھے۔ وہ بھی آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے

فرمارہے تھے۔ کہ یہ وہ گھڑی ہے کہ جس میں کوئی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے اور جو کوئی اس رات میں بخشش چاہے اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ مگر (عشار) دسواں حصہ وصول کرنے والا۔ جادوگر۔ منجم۔ کاہن۔ شرط لگانے والا۔ نجومی۔ محصول چونگی وصول کرنے والا۔ طبل (گویا) اور طنبور والا، گانے بجانے والا۔ (جب تک توبہ نہ کریں بخشش نہیں ہوتی)

اے داؤد علیہ السلام کے پروردگار جو کوئی آپ سے اس رات میں دعا مانگے اور جو کوئی آپ سے مغفرت چاہے اس کی مغفرت فرما دیجئے۔ ﴿لطائف المعارف ۲۳۳ بحوالہ ما ثبت بالسنۃ ۱۹۲﴾

بعض بدنصیب لوگ

﴿:﴾......ان کے علاوہ اور لوگوں کا ذکر بھی آتا ہے، جن کی بخشش نہیں ہوتی۔ مثلاً مشرک...دل میں کینہ رکھنے والے...کسی جان کو قتل کرنے والا...قطع رحمی کرنے والے...زانی...شراب پینے والا...جادو کرانے والا...سودخور...چغل خور...ذخیرہ اندوز...وہ لڑکا جسے اس کے والدین نے فرزندی سے عاق کر دیا ہو...تارکِ صلوٰۃ (نماز نہ پڑھنے والا)...تارکِ زکوٰۃ (زکوٰۃ نہ دینے والا)...بخیل...بوالہوس کہ خواہ کتنا ہی کھائے پئے مگر پیٹ نہیں بھرتا...وہ عورت جس سے اس کا شوہر خوش نہیں ہے...رشوت لینے والا...وہ شاگرد جس سے استاد ناراض ہو...قاطع رحم...ماں باپ کو ستانے والا...ٹخنوں کے نیچے ازار لٹکانے والا...خودکشی کرنے والا۔ ﴿لطائف المعارف ۔۔ ☆ مکاشفۃ القلوب ۶۳۱ ☆ تذکرۃ الواعظین ۵۷۲﴾

عمر ثانی رضی اللہ عنہ پر عنایت

﴿:﴾......امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ شعبان المعظم کی پندرھویں شب کو مشغول نوافل تھے۔ جب سر اٹھایا تو ایک سبز رقعہ اپنے قریب لکھا ہوا پایا۔ جس کا نور آسمان تک پھیلا ہوا تھا اور اس پر لکھا تھا۔ ﴿هذا براءة من الملك العزيز لعبده عمر بن عبد العزيز﴾۔

یعنی خدائے مالک غالب اللہ عزوجل کی طرف سے یہ "برأت نامہ" ہے۔ جو اس کے بندے عمر بن عبدالعزیز کو عطا ہوا ہے۔ (یہ برأت ہے عمر بن عبدالعزیز کیلئے دوزخ کی آگ سے ملک العزیز یعنی زبردست بادشاہ کی طرف سے) ﴿تفسیر روح البیان﴾

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

:....روایت ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نصف شعبان کی شب کو اپنے مکان سے باہر نکل رہے تھے۔ اس وقت ان کے چہرے سے ایسا ظاہر ہو رہا تھا کہ جیسے ان کو قبر میں دفن کر دیا گیا تھا اور وہ اس سے باہر نکل کر آئے ہیں۔ آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم جس شخص کی کشتی (وسط سمندر) میں ٹوٹ گئی ہو اس کی مصیبت میری مصیبت سے کٹھن نہیں ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے اپنے گناہوں کا تو یقین ہے لیکن میری نیکیاں معرض خطرہ میں ہیں۔ معلوم نہیں وہ قبول ہوتی ہیں یا میرے منہ پر ماردی جائیں گی۔ (غنیۃ الطالبین: ۳۴۸)

مشاہدہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

:....حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ شعبان ۱۰۳۳ھ میں گوشہ نشین تھے اور پندرھویں شب برات تھی۔ آپ نے اس رات بیداری فرمائی اور دو حصہ رات گزر جانے کے بعد آپ گھر تشریف لائے۔ اس وقت مخدوم زادگان کی والدہ ماجدہ جوز ہرائے وقت تھیں۔ اپنے مصلے پر بیٹھی ہوئی تسبیحات پڑھ رہی تھیں۔ ناگاہ محترمہ کی زبان سے نکلا کہ یہ رات تو ایسی ہے کہ لوگوں کی موت و حیات اور تقدیر مقرر ہوتی ہے۔ خدا جانے کس کا نام ورق ہستی سے مٹا دیا گیا ہے اور کس کا نام ثابت رکھا ہے۔ حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم شک وشبہ اور تردد سے کہتی ہو لیکن اس شخص کا حال کیا ہوگا جو دیکھتا اور جانتا ہے کہ اس کا نام نامہ وجود سے محو کر دیا گیا ہے اور اشارہ اپنے متعلق فرمایا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس بات سے چھ ماہ بعد آپ نے رحلت فرمائی۔ (حضرات القدس: ۲/۲۲۵ ☆ زبدۃ المقامات: ۲۸۳)



آتش بازی بر شب برأت

:....آتش بازی اور کھیل تماشا میں اپنی دولت اور وقت کو ضائع کرنے سے گریز کرنا چاہئے اور اللہ رب العزت سے ڈرنا چاہئے۔ اس لئے کہ عند اللہ ان سب کا حساب دینا ہوگا۔

:....آتش بازی پٹاخے، شرلی، ہوائی وغیرہ (ذالک لہو ولعب) میں مشغول ہونا اور بچوں کو

اس قسم کی واہیات اشیاء خرید کر دینا شرعاً واخلاقاً قطعاً ناروا ہے۔ آتش بازی میں روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ وقت خراب ہوتا ہے اور قوم کے بچے کھیل کود کے عادی ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً اس خدائی رات کو آتش بازی جیسے فضول ولغو کام میں گزار دینا ہی بدنصیبی ہے۔ رب تعالیٰ اس شب میں انعام واکرام کی بارش کرتا ہے۔ مغفرت ورحمت کے ابواب کھولتا ہے۔ جود وعطا کے خوان اُتارتا ہے اور ہم اس مبارک اور مقدس شب میں لہو ولعب میں مشغول ہو کر اس روحانی برکات سے محروم رہتے ہیں۔

ہمیں چاہئے کہ اس خدائی رات کا استقبال اطاعت وعبادت، استغفار واذکار کے ساتھ کریں۔ رات کو تلاوت قرآن حکیم میں مشغول ہوں اور پندرھویں کا روزہ رکھیں۔ صدقہ وخیرات کریں اور اللہ کی خوشنودی حاصل کریں۔

:۔۔۔۔۔ آتشبازی حرام ہے۔ اس سے بچیں اور اپنے بچوں کو بھی سختی سے روکیں۔ بعض لوگ ایسے کم نصیب ہیں جو اس مقدس رات میں فکر آخرت اور عبادت ودعا میں مشغول ہونے کی بجائے مزید لہو ولعب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ آتش بازی پٹاخے اور دیگر ناجائز امور میں مبتلا ہو کر وہ اس مبارک رات کا تقدس پامال کرتے ہیں۔ حالانکہ آتش بازی اور پٹاخے نہ صرف ان لوگوں اور ان کے بچوں کی جان کیلئے خطرہ ہیں بلکہ اردگرد لوگوں کی جان کیلئے بھی خطرہ کا باعث بنتے ہیں۔ ایسے لوگ (مال برباد اور گناہ لازم) کا مصداق ہیں۔

ہمیں چاہئے کہ ایسے گناہ کے کاموں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں اور بچوں کو سمجھائیں کہ ایسے لغو کاموں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ ناراض ہوتے ہیں۔

:۔۔۔۔۔ شعبان کی پندرھویں رات کا آغاز ہوتا ہے تو خدائے بزرگ وبرتر جل جلالہٗ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اپنے فضل وکرم سے دنیا کی آبادیوں کو خطاب فرماتا ہے:

ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کے گناہ معاف کر دوں،

ہے کوئی روزی مانگنے والا کہ میں اسے رزق دوں، ہے کوئی مصیبت کا مارا کہ میں اس کی مصیبت دور کر دوں اور اسے دامنِ عافیت میں لے لوں۔ (مفہوم)

رب کائنات کی یہ عنایت ربوبیت ساری رات اپنے بندوں کو پکارتی ہے یہاں تک کہ پندرھویں

شعبان کی صبح جلوہ افروز ہوتی ہے ادھر بعض مسلمان اس رحمت و بخشش کی نوید کا جواب اس طرح دیتے ہیں کہ اسی آسمان کی طرف انار، پٹاخے، ہوایاں اور پھلجھڑیاں پھینکتے ہیں جس آسمان سے خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نچھاور ہورہی ہوتی ہیں۔ اس آسمان کی طرف ہم بدنصیب مسلمان آگ اچھالتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو ہمیں محبت سے پکار رہا ہے کہ میری بارگاہ میں آ کر میری طرف دامن مراد کو پھیلا دیں، گڑگڑا کر مجھ سے اپنے گناہوں اور لغزشوں کی معافی مانگیں، رزق و صحت مانگیں مگر ہم بد بخت اس پکارے غافل بن جاتے ہیں۔ صرف یہی نہیں خداوند قدوس کی صدائے رحمت کے جواب میں ہم اس کی طرف آگ پھینکتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ اپنا قیمتی روپیہ پھونک کر اور یہ وقت عزیز برباد کر کے ہم نے کسطرح خود کو تباہ برباد کیا ہے؟ یہ کروڑوں روپیہ اگر غرباء میں کام آتا ملک و ملت کی تعمیر و ترقی پر خرچ ہوتا تو پھر بھی کوئی بات تھی لیکن جس بے دردی کے ساتھ اپنے خون پسینہ کی کمائی کو مسلمان اپنے ہاتھوں آگ میں جھونک کر اسراف کا مرتکب ہو رہا ہے اس کے تصور ہی سے شرافت و انسانیت اپنا سر پیٹ کر رہ جاتی ہے۔ اس مبارک رات میں خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی بجائے غافل انسان اس کی ناراضگی کا باعث بن رہا ہے۔

مسلمانو! سوچو بار بار سوچو شب برأت کے مقدس موقعہ پر آتش بازی پر جو روپیہ برباد ہو رہا ہے آیا وہ فضول خرچی نہیں؟ کیا اسراف و تبذیر نہیں؟ خدارا غور کرو۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برات میں رائج ہے بے شک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں مال کا ضیاع ہے۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا گیا۔ ارشاد ہوا ''اور فضول نہ اڑا بیشک (مال) اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔'' (بنی اسرائیل)

اس مقدس شب یعنی شب برات میں آتشبازی، انار، پٹاخے، پھلجڑی وغیرہ لہو و لعب میں مشغول ہونا کمال اسراف اور انتہا درجہ کی فضول خرچی ہے۔ ایسوں کو اللہ تعالیٰ نے شیطان کا بھائی فرمایا۔ لہٰذا حرام و ناجائز اور اس ناجائز کام میں مشغول ہونے والے سخت گناہ گار ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس بدعت شنیعہ سے باز رہیں۔ بچوں کو اس کام کیلئے ایک پیسہ نہ دیں کہ علاوہ مال ضائع کرنے کے جسمانی

وروحانی تکالیف کا باعث ہوتا ہے۔

:- ......اس رات کو گناہ میں گزارنا بڑی محرومی کی بات ہے۔ آتش بازی کے متعلق مشہور یہ ہے کہ یہ نمرود بادشاہ کی ایجاد ہے۔ جب کہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہو گئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر اس میں آگ لگا کر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی طرف پھینکی۔ مسلمانوں نے یہ رسم ہندوؤں سے سیکھی ہے۔ لہٰذا اس بے ہودہ اور حرام کام سے بچو! اپنے بچوں اور قرابت داروں کو روکو اور جہاں آوارہ بچے یہ کھیل کھیل رہے ہوں وہاں تماشے کیلئے بھی نہ جاؤ۔ شرعاً آتش بازی پٹاخے وغیرہ بنانا اور اس کا بیچنا۔ اس کا خریدنا اور اس کا چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔

مسلمانوں سے اپیل

:- ......تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ ۱۵ شعبان المعظم قبل غروبِ آفتاب اپنے تمام گناہوں سے تائب و مستغفر ہوں جن دو شخصوں میں دینوی رنج و عداوت ہو مرد ہوں یا عورتیں باہم صلح وصفائی کر لیں اور شیر و شکر کی طرح یکجان ہو جائیں اور اپنے آئینۂ قلب کو حسد و بغض و عداوت سے بے غبار اور پاک صاف کر لیں اور اس مقدس و بابرکت ذات کے فیوض و برکات سے محروم نہ رہیں، معلوم نہیں اگلے شعبان تک زندہ رہیں یا نہ رہیں۔ پس خوش نصیب اور سعادت مند وہ ہیں جو اس مبارک شب میں نعمتِ الٰہی اور رحمتِ غیر متناہی سے حصہ لیں اور اپنے اوقاتِ زندگی عبادتِ الٰہی اور اطاعتِ رسالت پناہی ﷺ میں صرف کریں۔

چونکہ بموجب تفاسیر معتبرہ وروایاتِ صحیحہ اس رات میں ترقی رزق اور تنگی قحط وارزانی صحت و تندرستی، موت وزیست جو کچھ اس سال میں مقدر ہے، سال تمام کے احکام ان ملائکہ کے سپرد کر دیے جاتے ہیں جو ان کاموں پر متعین ہیں۔ لہٰذا اس مقدس شب میں اپنے اپنے محلوں کی مسجدوں یا گھروں میں عبادت پروردگارِ عالم میں مشغول رہیں اور اپنے اور تمام مسلمانانِ اہلسنت و جماعت کے لئے دعا لئے مغفرت و عافیت دارین کریں اور بکمال تضرع وزاری سے اپنے لئے خویش واقارب اور مسلمانانِ عالم کے لیے دُعا مانگے، اور جس قدر ہو سکے فقراء و مساکین کو خیرات دیں اور بکثرت یہ دُعائیں کریں۔

شب برأت کا خصوصی اہتمام

بعض حکماء سے روایت ہے کہ مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس رات میں ان باتوں کا اہتمام کرے۔

(۱) غسل کرے کہ اس کے گناہ ایسے دھل جائیں گے گویا وہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ بیری کے سات پتے جوش دے کر غسل کرے تو انشاء اللہ العزیز تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

(۲)...... جتنے نوافل ممکن ہوں پڑھے۔ اس میں اسے لیلۃ القدر کا ثواب ملے گا۔

(۳)...... یتیموں اور مسکینوں پر صدقہ کرے کہ اس سے سال تک اس کے رزق میں کشادگی رہے گی۔

(۴)...... خیر الدنیا کی دعا اپنے لئے، اپنے ماں باپ، اپنے استاد اور مومنین کیلئے کرے۔

(۵)...... اپنے بیوی بچوں کو حکم دے کہ وہ بھی یادِ الٰہی میں معروف و مشغول رہیں۔

(۶)...... کھانے پکائے اور دوستوں، پڑوسیوں اور مسکینوں کو کھلائے۔

(۷)...... ماں باپ اگر زندہ ہیں تو ان سے رضا جوئی کرے۔

(۸)...... اگر والدین فوت ہو چکے ہیں تو دعائے مغفرت کرے۔

(۹)...... اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔

(۱۰)...... سرمہ لگائے، اس طرح کہ دائیں آنکھ میں تین سلائی اور بائیں میں دو اس انداز سے اللہ تعالیٰ اسے دو فائدے عطا فرمائے گا۔ ایک یہ کہ اس کی آنکھوں کو سال بھر کسی طرح کا مرض نہ ہوگا۔ دوسرا یہ کہ وہ ذکرِ خدا میں کوئی سستی نہ کریں گی۔

(۱۱)...... کھانا پکائے (گوشت نہیں) غلہ سے کہ ہر دانہ کے بدلے میں اس کو ایک ایک نیکی کا ثواب ملے گا اور اس کی دس برائیاں معاف کر دی جائیں گی اور جنت میں دس درجے بلند کئے جائیں گے۔

(۱۲)......لطیف لباس پہنے اور خوشبو لگائے کیونکہ یہ سنت ہے۔

(۱۳)......کپڑے، غلہ اور چاندی کی قسم سے صدقہ کرے۔ ان صدقات کے صلے میں اس کے سونے چاندی، زیور، کپڑے، غلہ اور اجناس کی تجارت میں ترقی ہوگی۔

(۱۴)......ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے۔

(۱۵)......سحری کے وقت روزے کی نیت اور روزے کا اہتمام کرے۔

(۱۶)......صلہ رحمی کا خیال رکھے۔

(۱۷)......دشمنوں سے نرمی برتے۔

(۱۸)......علماء اور صالحین کی زیارت کرے۔

(۱۹)......اللہ کے خوف سے روئے۔

(۲۰)......غیبت، چغل خوری، حسد، اکل حرام اور ناپسندیدہ کاموں سے بچے۔

(۲۱)......اگر حیثیت رکھتا تو لونڈی غلام آزاد کرے۔

(۲۲)......سورۃ یٰسین اکیس بار پڑھے۔

(۲۳)......نفلی نماز ادا کرے (چند مسنون طریقے اس کتاب میں درج ہیں)۔

(۲۴)......حقوق والدین سے ڈرے کہ اس رات میں اگر ماں باپ کسی کو فرزندی سے عاق کردیں گے تو پھر اس کی بخشش نہ ہوگی اور موت کو یاد کرے۔

(۲۵)......عبادت کیلئے اپنی اہلیہ (بیوی) سے اجازت طلب کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح کی عبادت میں اجازت لیا کرتے تھے۔

(۲۶)......شعبان کی پندرھویں رات کو قبرستان میں جا کر مردوں کیلئے دعا و استغفار کرنا۔

(۲۷)......ممکن ہو تو کچھ صدقہ، خیرات یا کھانا وغیرہ پکا کر تقسیم کرنا۔

(۲۸)......رات کو قیام کرنا اور دن کو روزہ رکھنا۔

(۲۹)......کھاتوں اور پھلوں اور غلہ پر خدا کا نام لیکر دم کریں۔ ایسا کرنے سے دوسرے سال تک اس میں برکت رہتی ہے۔

﴿تکوین کائنات: ۱۶۱ ☆ حدائق الاخیار: ۲۸۳ ☆ تذکرۃ الواعظین: ۵۷۳ ☆ حدائق الاخیار: ۲۸۲ ☆ اسلامی زندگی: ۱۰۸﴾

(۳۰)...... غروب آفتاب سے پہلے چالیس بار

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے چالیس برس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

﴿مومن کے شب و روز: ۱۹ ☆ تحفۂ آخرت: ۲۹﴾

(۳۱)...... ماہ شعبان میں روزانہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنا، گناہوں کی مغفرت کے واسطے بہت افضل ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اِلَیْہِ تَوْبَۃَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَا یَمْلِکُ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَیَاۃً وَّلَا نُشُوْرًا۔

﴿اوقات الصلوۃ: ۳۴ ☆ تحفۂ آخرت: ۳۸﴾

(۳۲)...... اس مہینہ کی پندرھویں رات جس کو شب برأت کہتے ہیں۔ بہت مبارک رات ہے۔ اس رات میں قبرستان جانا، وہاں فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔ چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو روزے رکھے۔ پندرھویں تاریخ کو حلوہ وغیرہ پر بزرگان دین کی فاتحہ پڑھ کر صدقہ و خیرات کرے اور پندرھویں رات کو ساری رات جاگ کر نفل پڑھے اور اس رات کو ہر مسلمان ایک دوسرے سے اپنے قصور معاف کرالیں۔ قرض وغیرہ ادا کریں۔ کیونکہ بغض والے مسلمان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ اور اگر تمام رات نہ جاگ سکے تو جس قدر ہو سکے عبادت کرے اور زیارت قبور کرے۔ (خواتین قبرستان نہ جائیں وہ صرف نوافل اور روزے رکھا کریں)۔ ﴿اسلامی زندگی: ۱۰۸﴾

﴿:﴾...... شب برأت میں مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ خیرات و صدقات کریں، نوافل پڑھیں اور قرآن عظیم کی تلاوت کریں۔ درود شریف و میلاد شریف پڑھیں، ذکرِ الٰہی اور ذکر رسول ﷺ کے حلقے کریں، حمد و نعت اور مناقب پڑھیں وسنیں، صلاۃ و سلام کی محفل منعقد کریں۔ اس میں شریک ہوں۔ اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کریں۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے تضرع زاری کے ساتھ حضور انور ﷺ کے وسیلے سے اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال اور تمام اہل سنت و جماعت کے امن و سلامتی اور عفو و عافیت اور

استقامت بر مذہب اہلِ سنت کے لئے دعائیں کریں۔اور مسلمانوں کے قبرستان میں جائیں اوران کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ یہ حضور سید المحبوبین اشرف المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سنتِ کریمہ ہے۔اپنے مرحومین کی ارواح وصلحاء کی ارواح لئے ایصالِ ثواب کریں کیوں کہ اس سے ان کی روحیں خوش ہو کر جاتی ہیں۔آتش بازی وخلافِ شرع امور سے اجتناب کریں۔

قبرستان جانا۔زیارتِ قبور

(۳۳)......شب برأت میں قبرستان جا کر اپنے اعزاء واقرباء اور عام مسلمین کیلئے دعائے مغفرت کرنا سنت ہے۔حدیث میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ شب برأت کو قبرستان تشریف لے جاتے تھے اور مسلمان مردوں،عورتوں،شہیدوں کیلئے دعائے مغفرت فرماتے تھے۔﴿اسلامی تقریبات:۳۶﴾

ایصالِ ثواب

(۳۴)......شب برأت میں امت مسلمہ کیلئے ایصالِ ثواب ودعائے استغفار مسنون ہے۔ بکثرت احادیث اس بارے میں وارد ہیں۔خصوصاً ماں...باپ...بھائی...دوست کی دعا کا تو مردہ انتظار کرتا ہے۔ایصالِ ثواب کا طریقہ یہ ہے کہ کھانا پکا کر میت کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم کیا جائے، غریبوں کو کپڑے اور ہر ضرورت کی چیز مہیا کی جائے،قرآن پاک پڑھ کر اموات کو بخشا جائے،یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نوافل پڑھ کر اس کا ثواب والدین کو بخشا جائے۔﴿اسلامی تقریبات:۳۶﴾

﴿:﴾......فتاویٰ خیریہ وغیرہ میں ہے کہ اس رات میں ارواح مومنین اپنے اپنے عزیزوں قریبیوں کے گھروں پر آتی ہیں اور کہتی ہیں،اے گھر والو تم ہمارے گھروں میں رہتے ہو ہمارے مالوں کو برتتے ہو ہمارے بچوں سے خدمت لیتے ہو خدا کے واسطے ہمیں کچھ دو ہمارے لئے ایصالِ ثواب کرو،ہمارے نامہ اعمال ختم کردیئے گئے اور تمہارے نامہ اعمال ابھی جاری ہیں اگر گھر والے حسب مقدرت ایصالِ ثواب (فاتحہ وختم وخیرات کرتے ہیں تو یہ ارواح خوش خوش ان کے حق میں دعائے خیر کرتی ہوئی واپس چلی جاتی ہیں اور اگر گھر والے نا خلف تو یہ ارواح خالی واپس ہوتی ہیں اور گھر والوں کے لئے دعائے نقصان وخسران کرتی ہیں۔العیاذ باللہ تعالیٰ۔

اور ایک حدیث پاک سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

جب عید کا دن ہوتا ہے یا روز عاشورہ یا رجب کے مہینہ کا پہلا جمعہ یا شعبان کی پندرھویں رات یا جمعہ کی رات تو مردے اپنی قبروں سے نکلتے ہیں اور اپنے اپنے گھروں کے دروازوں پر وہ روحیں ٹھہرتی ہیں اور کہتی ہیں اے گھر والو ہمارے اوپر رحم و کرم مہربانی کرو آج کی رات میں ہمارے لئے کچھ صدقہ کرو اگر چہ ایک نوالہ روٹی صدقہ دو کیونکہ یقیناً ہم لوگ صدقہ خیر خیرات فاتحہ، ایصال ثواب کے محتاج ہیں پس اگر وہ روحیں کچھ نہیں پاتیں یعنی گھر والے فاتحہ درود کچھ نہیں کرتے تو وہ روحیں حسرت و نا اُمیدی کے ساتھ واپس جاتی ہیں۔

عید جمعے عاشورے شب راتیں روح گھرانول آون ...... خویشاں دے دروازے اُتے آن سلام الاون
رحم کرو کجھ ساڈے اُتے اس راتیں وچہ یارو ...... لقمہ صدقہ جو کجھ سردا دیہو نہ مول وسارو
بن اسیں محتاج تساڈے طرف تساڈی آئے ...... قادر ہو تاں دیہو اسانوں اللہ رحم کمائے
نہیں تاں صرف اساڈے کارن پڑھو دوگانہ کوئی ...... ہے ایہ رات مبارک برکت والی نازل ہوئی
ہے کوئی بندہ ساڈے تائیں یاد لیاون والا ...... ہے کوئی ساڈا یار اساں پر رحم کماون والا
اے گھریں اساڈے وسنے والیو موجاں تسیں کریندے ...... چھوڑ گئے اسیں کر تعمیراں ہر دم سفر چلیندے
دولت مال لگا کر اساں عورتاں ایہ پریاں ...... چھوڑ گئے اسیں کر تعمیراں پچھوں ہتھ تساڈے آیاں
دُکھاں درداں نال اساں ایہ مال اسباب بنائے ...... ہن اوہ وقت تاں لے اپنی کمیں کا جیں لائے
ہے کوئی شخص تساں تھیں جیہڑا سانوں یاد لیاوے ...... حالت غربت ویکھ اساڈی اللہ ترس کمائے
جو کوئی صدقہ دیوے یا جو کرے دُعا انہاںنوں ...... خوش ہو جاون آکھن اللہ دیوے بہت تسانوں
تے جیہڑا نہ کجھ دیوے بخشے اس نوں برا مناون ...... سونیاں تیک اڈیکن آخر ہو محروم سدھاون
بری دعا انہاندے حق وچہ کردے جاندی واری ...... رحمت تھیں محروم تسانوں رکھے اللہ باری
روزے نفل نمازاں یا قرآن جو پڑھیا جاوے ...... یا کوئی بندہ میت کارن استغفار کماوے
حضرت ابو حنیفہ، احمد رحمہم اللہ ہور سلف فرماون ...... جو اجر انہاندے میت تائیں بیشک پہنچے جاون

تلاوتِ قرآنِ پاک

(۳۵)...... بعض روایات میں اس رات سورۃ یٰسین کا پڑھنا بھی آیا ہے۔ ﴿شرح جوامع الکلم: ۱۸۸﴾

اس رات کو سورۂ دخان کی تلاوت کرنا بھی مستحب ہے، کیونکہ امام ترمذی نے اپنی جامع اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے "سورۂ دخان" رات کو پڑھی۔ اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ﴿فضائل شب برات ۳۰ ازملا علی قاری﴾

﴿:﴾......اس رات کو نماز مغرب کے بعد سورۃ نبا اور نماز عشاء کے بعد سورۃ رحمٰن، سورۃ یٰسین، واقعہ، ملک، مزمل، آیۃ الکرسی اور چاروں قل پڑھیں۔ ﴿مومن کے شب و روز ۲۰﴾

﴿:﴾......سورۃ بقرہ کا آخری رکوع ۳۱ مرتبہ پڑھنا واسطے امن وسلامتی، حفاظت جان و مال کیلئے افضل ہے۔ تین بار سورۃ یٰسین پڑھنے سے رزق میں ترقی...درازیٔ عمر...ناگہانی آفتوں سے محفوظ رہنا۔

شب برأت کے نوافل

۲/دو نفل:......روض الافکار میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک پہاڑ پر گزر ہوا تو انہیں ایک بڑا سفید پتھر نظر پڑا۔ عیسیٰ علیہ السلام اس کے چاروں طرف پھرتے تھے اور تعجب کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس سے بھی زیادہ عجیب شی آپ پر ظاہر کروں۔ انہوں نے عرض کی ہاں پس وہ پتھر پھٹ گیا اور اس میں سے ایک شخص سبز رنگ کا عصا ہاتھ میں لئے ہوئے نکل آیا اور اس کے پاس ایک انگور کا درخت تھا وہ کہنے لگا کہ مجھے روزانہ یہ رزق ملتا تھا۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ تو اس پتھر میں کب سے خدا کی عبادت میں مشغول ہے۔ اس نے جواب دیا چار سو برس سے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میرا گمان ہے کہ آپ نے اس سے افضل کوئی مخلوق نہ پیدا کی ہوگی۔ ارشاد ہوا کہ جو شخص امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں نصف شعبان کی رات کو دو رکعتیں پڑھ لیتا ہے۔ وہ اس کی چار سو برس عبادت سے افضل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بولے کاش میں امت محمدی میں سے ہوتا۔

﴿نزہۃ المجالس: ۳۱۶﴾

۲/دو نفل:......ایک روایت ہے کہ دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور بعد فراغت سورۃ یٰسین تین بار پڑھے۔ جو شخص اس پر عمل کرے گا وہ اپنی موت سے پہلے جنت میں اپنا گھر دیکھ لے گا۔ ایمان سلامت رہے گا۔ عمر بڑھے گی۔

تنگ دستی نہ ہوگی اور بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ ﴿تذکرۃ الواعظین ۳۳۴﴾

۲/ دو نفل:...... شعبان کی چودہ تاریخ بعد نماز مغرب دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ حشر کی آخری تین آیات ایک ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ نماز واسطے مغفرت بہت افضل ہے۔ ﴿اوقات الصلوٰۃ:۳۱ ☆ تحفۂ آخرت ۳۳﴾

۲/ دو نفل:...... شعبان کی پندرھویں شب کو غسل کرے۔ اگر کسی وجہ سے غسل نہ کر سکے تو صرف باوضو ہو کر دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھنی ہے۔ یہ نماز بہت افضل ہے۔ ﴿تحفۂ آخرت:۳۳﴾

۴/ چار نفل:...... شعبان کی پندرہ تاریخ بعد نماز ظہر چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال ایک بار سورۂ اخلاص دس مرتبہ...... دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تکاثر ایک بار، سورۂ اخلاص دس مرتبہ...... تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون تین بار سورۂ اخلاص دس مرتبہ...... چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین بار، سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے۔ اس نماز کی بے حد فضیلت ہے۔ اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے پر خاص نظر کرم قیامت کے دن فرمائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہوگی۔
﴿تحفۂ آخرت:۳۷ ☆ اوقات الصلوٰۃ:۳۴﴾

۴/ چار نفل:...... پندرھویں شعبان کو شب کے وقت چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی جائے۔ ﴿نماز کی سب سے بڑی کتاب:۳۲۷﴾

۶/ چھ نفل:...... شعبان کی پندرھویں رات بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں دو دو رکعت کر کے پڑھے۔ پہلی بار درازی عمر بالخیر۔ دوسری بار دفع بلا۔ تیسری بار مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت سے۔ ہر دوگانہ کے بعد گیارہ گیارہ بار درود شریف پھر سورۂ یٰسین ایک مرتبہ یا سورۂ اخلاص اکیس مرتبہ اور اس کے بعد دعا نصف شعبان المعظم پڑھے۔

۸/ آٹھ نفل:...... جو کوئی شعبان کی ۱۵ رات کو آٹھ رکعت نفل ایک ہی سلام کے ساتھ اس طرح

پڑھے کہ ہر دو رکعتوں پر پوری التحیات پڑھنے کے بعد کھڑے ہو کر ثناء (سبحانك اللهم) سے شروع کرے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ آٹھ رکعتیں مکمل پڑھنے کے بعد سلام پھیرتا ہے۔ پھر اس کا ثواب روحِ پُرفتوح حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کو بخشے۔ اس طرح ایصالِ ثواب کرنے والا قیامت کے دن آپ رضی اللہ عنہا کی خصوصی شفاعت کا مستحق ہوگا۔ سیدہ پاک کا فرمان ہے کہ میں ہرگز جنت میں قدم نہ رکھوں گی جب تک اس کی شفاعت نہ کرالوں گی۔

﴿رسالہ فضائل الشہور رہنمار کن دین ۱۴۵﴾

﴿:﴾ ...... حضرت شیخ ابوالقاسم صفار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں باپردہ دیکھ کر عرض کیا کہ آپ کو کون سا ثواب زائد پسند ہے فرمایا شعبان کی آٹھ رکعتوں کا ثواب زائد پسند ہے۔ جو ایک سلام اور چار قعدے سے پڑھی جائیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھی جائے جو شخص اس نماز کا ثواب مجھے بخشے گا میں بغیر اس کو بخشوائے جنت میں نہ جاؤں گی۔ ﴿انیس الواعظین: ۲۷۹﴾

۸/ آٹھ نفل: ...... چودہ شعبان قبل نماز عشاء آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز بھی گناہوں کی بخشش کیلئے بہت فضیلت والی ہے۔ ﴿اوقات الصلوٰۃ: ۳۱﴾

۸/ آٹھ نفل: ...... پندرھویں شب کو آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص دس دس مرتبہ پڑھنی ہے۔ اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے کیلئے بے شمار فرشتے مقرر کرے گا جو اسے عذابِ قبر سے نجات اور بہشت میں داخلے کی خوشخبری دیں گے۔

﴿اوقات الصلوٰۃ: ۳۲ ☆ تحفۂ آخرت: ۲۴﴾

۸/ آٹھ نفل: ...... پندرھویں شب کو آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی دس مرتبہ۔ دوسری میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ نشرح دس مرتبہ۔ تیسری میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ قدر دس مرتبہ۔ چوتھی میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص دس مرتبہ پڑھے۔ پھر چار رکعت

اسی ترکیب سے پڑھنی ہے۔ سلام کے بعد ستر مرتبہ استغفار ﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ﴾ (میں خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور اُس کے آگے توبہ کرتا ہوں) کہے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ستر مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کے گناہ (صغیرہ، کبیرہ) اللہ تعالیٰ معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا۔ اور اُسے اس رات میں تمام عبادت کرنے والوں ...... رجب اور شعبان کے روزوں...... سو (۱۰۰) حجوں ...... اور سو (۱۰۰) عمروں کا ثواب عطا کرے گا اور وہ ایسا ہوگا گویا وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہادوں میں شریک رہا ہے۔ ﴿حدائق الاخیار: ۲۸۲ ☆ اوقات الصلوۃ: ۳۳﴾

۱۰/ دس نفل:...... جو کوئی اس رات دس رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس بار سورۂ اخلاص پڑھے پھر سلام کے بعد سجدہ میں جا کر یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ سَجَدَلَكَ سَوَادِیْ وَ خَيَالِیْ مَا غَیْرُكَ یَا عَظِیْمُ ○

خدا تعالیٰ اس کے نامہ اعمال سے ۷۰ (ستر) ہزار گناہ مٹا دیتا ہے اور ستر ہزار نیکیاں نامہ اعمال میں درج فرما دیتا ہے۔ ﴿حرز سلیمانی: ۱۴﴾

۱۲/ بارہ نفل:...... کتاب البرکۃ میں حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے جو نصف شعبان کی شب کو بارہ رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس بار پڑھے تو اس کے سارے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کی عمر میں برکت ہوتی ہے۔ ﴿نزہۃ المجالس: ۳۱۷﴾

۱۴/ چودہ نفل:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پندرہ شعبان کی رات کو دیکھا کہ کھڑے ہوئے اور چودہ رکعت نماز ادا فرمائی اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھ لے۔ سلام کے بعد سورۂ فاتحہ اور اخلاص چودہ، چودہ بار معوذتین ۱۴ بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور ایک بار یہ آیہء کریمہ تلاوت فرمائی

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○

پس جب آپ ﷺ اس سے فارغ ہو لئے تو آپ ﷺ سے میں نے عرض کیا کہ جو آپ ﷺ نے عمل فرمایا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے یہ عمل کیا جیسا تو نے دیکھا ہے تو اس کے لئے بیس مقبول حج اور بیس سال کے مقبول روزوں کا ثواب ہوگا اور اگر صبح کا وہ روزہ رکھے تو گویا کہ اس نے ساٹھ سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ روزہ رکھا۔ (فضائل شب برات از ملا علی قاری ☆ ماثبت بالسنۃ ۲۰۳ ☆ حرز سلیمانی ۱۴)

۲۰/ بیس نفل:...... مقصود القاصدین میں ہے کہ جو کوئی مغرب کے بعد شب برأت کو بیس (۲۰) رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے نامہ اعمال میں دس ہزار نیکیاں لکھتا ہے۔ (حرز سلیمانی ۱۴)

۱۰۰/ سو نفل: ..... سو رکعت نوافل ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی جائے۔ اس نماز کا نام صلوۃ الخیر ہے۔ اس کے پڑھنے سے برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ سلف صالحین یہ نماز باجماعت پڑھتے تھے۔ (ماثبت بالسنۃ ۲۰۳)

اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے اور اس کا ثواب کثیر ہے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھ سے سرور کائنات ﷺ کے تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ اس رات کو جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر بار دیکھتا ہے اور ہر بار کے دیکھنے میں ستر حاجتیں اس کی پوری کرتا ہے۔ جن میں سب سے ادنیٰ حاجت اس کے گناہوں کی مغفرت ہے۔

(غنیۃ الطالبین: ۳۴۸ ☆ تفسیر کشاف بحوالہ حرز سلیمانی: ۱۴ ☆ شرح جوامع الکلم: ۱۸۸ ☆ حدائق الاخیار: ۲۸۱)

(:) ...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ جو شخص شعبان کی پندرھویں رات کو ایک سو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) کے بعد سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ) پانچ پانچ بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ پانچ ہزار فرشتے آسمان سے نازل فرماتا ہے۔ جن میں سے ہر فرشتہ کے ساتھ ایک نورانی دفتر ہوتا ہے اور وہ فرشتے قیامت تک اس شخص کے اس رات میں پڑھے گئے ان نوافل کا ثواب لکھتے رہتے ہیں۔

صلوۃ التسبیح

﴿:﴾ شیخ عبدالعزیز دیرینی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ صالحین جن چیزوں کی محافظت کیا کرتے تھے۔ منجملہ اس کے صلوۃ التسبیح بھی ہے۔

﴿:﴾......روض الافکار میں مذکور ہے کہ مناسب یوں ہے کہ اسے بعد زوال ظہر کے قبل پڑھا کرے اور اس کی کیفیت عکرمہ رضی اللہ عنہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی ہے، آپ نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: اے میرے چچا کیا آپ کو میں عطیہ نہ دوں.. کیا آپ کو میں کچھ پیش کش نہ کروں.. کیا میں یہ نہ بتاؤں کہ دس باتیں ہیں۔ اگر آپ کر لیں گے تو خدا آپ کے پہلے پچھلے نئے پرانے قصداً کیے ہوں یا خطاء چھپے ہوں یا ظاہر سب گناہ بخشدے گا۔ وہ یہ ہے کہ آپ چار رکعتیں اس طرح سے پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اور کوئی سورت پڑھیں۔ مناسب ہے کہ مسبحات میں سے کوئی سورت ہو یعنی سورۂ حدید یا حشر یا صف یا جمعہ یا تغابن اور قراءت سے فارغ ہو کر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر۔ پندرہ بار کہیں۔ پھر رکوع کریں اور حالت رکوع میں اسی کو دس بار کہیں۔ پھر سر اٹھا کر دس بار کہیں۔ پھر سجدہ میں دس بار کہیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہیں پھر دوسرے سجدہ میں دس بار کہیں پھر کھڑے ہونے سے پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہیں۔ اس طرح ہر رکعت میں پچھتر بار تسبیح ہوئی۔ ﴿نزہۃ المجالس:۳۱۲﴾

آخری جمعہ کے نفل (شہادت کی موت)

۲/ دو نفل: ... جو کوئی شعبان کے آخری جمعہ کی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان دو رکعت پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور سورۂ کافرون ایک بار اور سورۂ اخلاص دس بار پڑھے تو اگر اسی سال مر جائے گا۔ شہید مرے گا اور اس نماز کا ثواب بہت ہے۔ ﴿حرز سلیمانی:۱۳﴾

۴/ چار نفل: ...... ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۳۰ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ ﴿نماز کی سب سے بڑی کتاب:۲۴۲﴾



شعبان المعظم کے اہم واقعات واعراس مبارکہ

(۱) ...حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شب برأت میں مرتبہ نبوت ملا تھا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب آپ اپنے خسر حضرت شعیب علیہ السلام سے رخصت ہو کر اپنی بی بی صفورا کو جو حاملہ تھیں لیکر چلے تو ایک صحراء میں حضرت صفورا رضی اللہ عنہا کو دردزہ شروع ہوا۔ آگ کی ضرورت ہوئی۔ کوہ طور قریب تھا۔ اس کی روشنی دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سمجھے کہ آگ ہے۔ لاتا ہوں۔ طور پر آگ لینے گئے نور نبوت سے سرفراز ہوئے۔

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

﴿انیس الواعظین: ۴۸۰﴾

(۲)......اس ماہ کی پانچ تاریخ کو سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت مبارکہ ہوئی۔

(۳)......اسی ماہ کی پندرہ تاریخ کو شب برأت یعنی "لیلۃ المبارکہ" ہے جس میں امت مسلمہ کے بہت سے افراد کی مغفرت ہوتی ہے۔

(۴)......اسی ماہ کی سولہویں تاریخ کو تحویل قبلہ کا حکم ہوا۔ پہلے ابتداء میں کچھ عرصہ بیت المقدس قبلہ رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے مطابق کعبہ معظمہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنا دیا۔ اس وقت سے ہمیشہ تک مسلمان کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ ﴿عجائب المخلوقات﴾

(۵)......اسی مہینہ میں معجزہ شق القمر کا ظہور ہوا۔

✿	ولادت حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا	یکم شعبان
✿	وصال حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	یکم شعبان ۱۵۰ھ
✿	وصال حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ	یکم شعبان ۱۳۸۲ھ
✿	وصال سید ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)	۲ شعبان
✿	ولادت حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام	۳ شعبان ۴ھ

نکاح ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا	۲ شعبان ۵ھ
وفات حضرت سلطان شہاب الدین غوری	۳ شعبان ۶۰۲ھ
وصال حضرت مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (وزیرآباد)	۸ شعبان
ولادت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	۹ شعبان
وصال حضرت خواجہ قطب جمال ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ شعبان
شب برات	۱۴ شعبان
وصال پیر شاہ غازی قلندر دمڑی والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ (کھڑی شریف)	۱۴ شعبان
وصال حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	۱۵ شعبان
تحویل قبلہ بوقت نماز عصر	۱۵ شعبان ۲ھ
وصال حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ (سیہون شریف)	۱۸، ۲۱ شعبان
وصال حضرت سید احمد حسین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ (منڈیر سیداں سیالکوٹ)	۲۱ شعبان
وصال حضرت خواجہ نقشی رحمۃ اللہ علیہ	۲۲ شعبان ۱۰۰۸ھ
وصال حضرت علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ	۲۳ شعبان ۱۲۷۰ھ
وصال حضرت پیر سید حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ (پورہ شریف)	۲۴ شعبان
وصال حضرت پیر سلیمان پارس رضی اللہ عنہ (جہلم)	۲۵ شعبان
وصال حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ	۲۶ شعبان
وصال علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ (فیصل آباد)	۲۷ شعبان ۱۴۲۲ھ
وصال حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام	۲۹ شعبان
نکاح ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم	شعبان ۳ھ
وصال حضرت انس رضی اللہ عنہ خادم خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم	شعبان ۹۳ھ
وصال حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ	شعبان ۲۳ھ
وصال حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ	شعبان ۷۵ھ
وصال حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ	شعبان ۵۴ھ

✿	وصال حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ	شعبان ۵۰ھ
✿	وصال حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	شعبان ۱۱۰ھ
✿	وصال حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ	شعبان ۱۶۱ھ
✿	محمود غزنوی نے سومنات توڑا	شعبان ۴۱۶ھ
✿	وصال حضرت سرمد شہید رحمۃ اللہ علیہ	شعبان ۱۰۷۱ھ
✿	رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت آخری عشرہ میں	شعبان ۲ھ

آخر میں احقر بارگاہ خداوندی میں دست بدعا ہے کہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اسے شرف قبولیت فرماتے ہوئے اس عاجز سمیت ہمارے خاندان کے تمام افراد بمعہ عزیز واقارب جو اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں خصوصاً وہ شخصیت جس نے سب سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کی جس کے سبب آج ہم مسلمان ہیں اور جن کے ہاتھوں انہوں نے کلمہ پڑھا اور باقی تمام وابستگان کو روز محشر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

یا رب کل مخلوقاں اُتے رحم کمال کماویں ✽ خاتمہ خیر کریں دنیا اُتے تے نال ایمان لیجاویں
مان کراں میں تیرے اُتے ہور غرور نہ کوئی ✽ فضل کرم تھیں بخشیں مولا جو کجھ غلطی ہوئی
جتاں وقت کتاب پڑھن تے کوئی انسان لگاوے ✽ نیکی اندر شامل ہووے، اللہ فضل کماوے
ماں پیو بھین بھرا تے دوست زن فرزند پیارے ✽ فضلوں جنت وچہ پچاویں خالق سرجہارے

آمین، بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ریاست علی مجددی

جولائی/۲۰۰۹ء



ارشادات داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

- وقت بڑی قیمتی چیز ہے۔
- دنیا فانی اور ناپائیدار ہے۔
- آخرت باقی ہے اور پائیدار ہے۔
- دنیاوی کاموں سے پہلے آخرت کو مقدم جانو۔
- ہر روز تلاوت قرآن مجید کیا کرو۔
- تندرستی کی قدر بیمار کو ہی ہوتی ہے۔
- تندرستی ہزار نعمتوں سے بہتر نعمت ہے۔
- وقت گزرنے کے بعد ہاتھ نہیں آتا۔
- نماز میں تاخیر مت کرو۔
- بری باتوں سے خاموشی بہتر ہے اور خاموشی سے اچھی باتیں بہتر ہے۔
- رمضان شریف کے روزے شوق سے رکھو اور رات کو بیس رکعات نماز تراویح پڑھو اور تین رکعت وتر پڑھو۔
- خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ بندہ خدا اور رسول کے احکام کی پیروی کرے اور اپنے اختیار کو ختم کر دے۔
- دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو موسم میں یعنی زندگی میں کچھ بوئے گا وہی کل منزل مقصود پائے گا۔
- نیک کاموں میں دیر مت کرو یہ عمر گزرنے والی چیز ہے شاید پھر وقت ملے یا نہ ملے۔